



تنظیم اسلامی کا ترجمان

15 جولائی 2023ء 10 ذوالحجہ 1444ھ

فساد کیا ہے؟

اصطلاح قرآنی میں فساد کا مطلب زندگی کا کوئی شعبہ ہو یا گوشہ ہو اس میں بھی وفرابی پیدا کرنا، اس کا تو ازان بگارنا اس کے ختن اور افادی اقدار کو درج برہم کرتا ہے۔

وینی "زندگی میں این الحکم لا بدیل" (حاکیتِ الہی کی خلاف ورزی کرنا) غیر علوی و ہمالی کرنا رعایا کے انسانی حقوق کو سلب کرنا، مثلاً کفالات اجتماعی کا بندوبست کرنے اور اس کی خصیصیت دینا اور اس کو حکومت میں شریک کرنا خداویہ کاروبار میں فساد ہر طرح کی پیدا ہاتھی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ سبحان و تعالیٰ ان سب لوگوں کو مخدود کہتا ہے، کم مانیتے تو تحریک اور عذیزی اور چیزوں میں ملاوٹ کرتے، پورا بازاری اسکنگٹ نہودی کاروبار کرتے، محنت کشوں کا احتصال کرتے اور مال و دولت کو ٹھیک کر کے محبوب اور ناکارہ بناتے ہیں۔

عمرانی فساد کا مطلب شریق قوانین کی خلاف ورزی کرنا، پوری نیکی کی رہنمائی، بقل و فارت کی وارداتیں کرنا، اور محبت گوئی بہتان طرازی نفاق، نکدیب، حق، محتاوت، قلیل کا مظاہرہ کرنا وغیرہ وغیرہ ہے۔

شققی فساد کے معانی ہیں: فواحش و نکرات کے مظاہرے، مثلاً اصناف جیل و جلیل کا آزادانہ میل جوں غربیاتی، رقص و نوشی، بخی و اخلاق سوز و اقیٰ یا تصویری اشارے، مغرب الاحلاق ادب و فن اور تمثیلیں، مسکرات نوشی و فروشی، تمار بازی، جمال فرشی، خمیر فرشی، بدن فرشی، تکلم، نسلی فرشی، شیشی بکبوس کے حیا سور مناظر وغیرہ وغیرہ۔

عکسری فساد کا مطلب ہے: نون میں اطمینان و بخشید کا لفظ ان یا کی خوبی بیان و تحسین اور فون کا حکومت پر تقدیر کر لینا یا سیاست میں حصہ لینا وغیرہ۔

فلسفہ آخرت
ڈاکٹر فیصلہ احمد صاحب

اس شمارے میں

مملکت خدادا پاکستان
مصالح اور غذا بول کے سائے میں !!

امیر سے ملاقات (16)

وہ جو جتوئے رزق میں.....

تنظيم اسلامی کی دعویٰ سرگرمیاں

حقیقت صلوٰۃ

ڈاکٹر اسرار احمد گلی الہی
کے ساتھ ایک نشست



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوسرا مجزہ

الْهَدْيَ
لکھنؤ سلام 1041

﴿ آیات: 12-14 ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سُورٰةُ التَّمْلٰ

وَادْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بِيَضَاءٍ مِّنْ غَيْرِ سُوَءٍ فِي تَسْعِ آيَتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ أَنْهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمْ أَيْتَنَا مُبَصِّرًا قَالُوا هَذَا إِسْحَارٌ مُّبِينٌ ۝ وَجَحَدُوا بِهَا أَسْتَيْقِنْتُهَا أَنْفُسُهُمْ ظَلَمًا وَعَلَوًا فَأَنْظَرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

آیت ۱۲: «وَادْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بِيَضَاءٍ مِّنْ غَيْرِ سُوَءٍ قَد» اور ذرا پناہا تھا داخل کرو اپنے گریان میں وہ نگلے گا سفید چکتا ہوا بغیر کسی مرض کے، یعنی یہ سفیدی برص یا کسی اور بیماری کے باعث نہیں ہو گی۔

«فِي تَسْعِ آيَتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۝» (یہ دونٹیاں) فرعون اور اس کی قوم کے لیے نوشانیوں میں سے ہیں۔

یعنی فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیت ہوئے ابھی آپ کو صرف یہ دونٹیاں دی جا رہی ہیں، جبکہ کل نو (۹) نشاپیاں دی جانی مقصود ہیں۔ باقی نشاپیاں بعد میں موقعِ عمل اور ضرورت کے مطابق دی جائیں گی۔

«أَنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝» (یقیناً وہ بڑے تافرمان لوگ ہیں۔)

آیت ۱۳: «فَلَمَّا جَاءَهُمْ أَيْتَنَا مُبَصِّرًا ۝» توجہ ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والی ہماری نشاپیاں آئیں، یعنی وہ کھلی کھلی نشاپیاں جوان کی آنکھیں کھولنے اور حقیقت کا مشاہدہ کرنے کے لیے کافی تھیں۔

«قَالُوا هَذَا إِسْحَارٌ مُّبِينٌ ۝» (انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔)

آیت ۱۴: «وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنْتُهَا أَنْفُسُهُمْ ظَلَمًا وَعَلَوًا ۝» اور انہوں نے ان کا انکار کیا تھا اور کرشی کے ساتھ جبکہ ان کے دلوں نے ان کا یقین کیا۔

مقدمہ نے بظاہر ان تمام نوشانیوں کو جادو قرار دے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر مانتے سے انکار کر دیا تھا لیکن ان کا یہ انکار سراسر نا انصافی اور کرشی پر بنی تھا، کیونکہ ان کے دل یہ حقیقت تسلیم کر چکے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام واقعی اللہ کے رسول ہیں اور یہ تمام خرقی عادت واقعات حقیقت میں مجرمات ہیں۔

«فَأَنْظَرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝» (تو دیکھ لو! کیسا ہوا نجام مفسدوں کا۔)

ممکن ہے ان کے عوام کو یہ شور نہ ہو لیکن کم از کم فرعون اور قوم کے بڑے بڑے سرداروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھائی کا یقین ہو گیا تھا۔



دین سے زور آزمائی کا انجام



دریس
دیت

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((إِنَّ الَّذِينَ يُشْرِكُونَ وَلَنْ يُفْلَذُوا الَّذِينَ أَحَدُوا لَا غَلَبَهُ فَسَلِّدُوهُ وَقَارِبُوهُ وَوَتَبِرُّوهُ وَأَسْتَعِينُوا بِالْغَدُوَّةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْئٍ قِنَ الدُّجَجِ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جتاب رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "وَلَنْ يُفْلَذُوا الَّذِينَ أَحَدُوا لَا غَلَبَهُ" (یعنی اس کے باعث خائب و خاشر ہوا)۔ پس تم راہ راست پر رہو اور میان دردی اختیار کر کہ خوشخبری لو اور صبح و شام نیز رات کے آخری حصے میں بندگی رب تعالیٰ سے اس کا قریب تماش کرو۔

وہ جو ستجوئے رزق میں

وسائل اُس وقت بھی انسان کو کسی نہ کسی صورت میں تقویت دیتے تھے جب اجتماعت کا کوئی تصور بھی نہ تھا، لیکن پھر جوں جوں انسان اجتماعیت کے مرحلے کرتا رہا وسائل نہیں اب اقتصادیات کہنا چاہیے، اُس کا روپ نجی اور اجتماعی سطح پر بڑی تیزی سے بڑھتا چلا گیا اور آج منظم اجتماعیت جس بلند سطح پر پہنچ چکی ہے اور ظاہری طور پر تو اس کا انگام حملہ یا بلندی نظر ہی نہیں آتی۔ بالغاظ دیگر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اجتماعیت اپنی انتباہ کو پہنچ گئی ہے واللہ عالم! اس صورت حال یا اس پس منظر میں اب جبکہ انفرادیت اپنا وقت پورا کر کے بڑی بڑی ریاستوں میں داخل چکی ہے اقتصادی قوت کو اس دنیا میں (جسے گلوبل و میج کہا جاتا ہے) وہی حیثیت حاصل ہے جو انسان کی فرزیک میں ریڑھ کی بڑی کو حاصل ہوتی ہے یا کسی بھی کام کو سر انجماد میں جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کا روپ ہوتا ہے گویا جس طرح ان صلاحیتوں سے محروم انسان ایک معدور انسان کہلاتا ہے اسی طرح اقتصادی طور پر بہت زیادہ کمزور ریاست معدور ہوتی ہے اور جس طرح معدور انسان زندگی نہیں گز ارہا ہوتا بلکہ زندگی اُس کو گزار رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح معاشی لحاظ سے کمزور ریاست چل نہیں رہی ہوتی بلکہ دوسری طاقتیں اپنے مفاد کے مطابق اس کا چل چلا کر رہی ہوتی ہے۔ اس۔ جہاں اور جب چاہا سہارا دے دیا اور جب چاہا بے سہارا کر دیا۔ اس لیے کہ معاشی اور اقتصادی طور پر مضبوط ہوئے بغیر عسکری اور دفائی لحاظ سے مضبوط ہونے کا تصور ہی احتفاظ ہے۔

کون اتنا گند ذہن ہو گا کہ یہ نہ سمجھے کہ بات پاکستان کی ہو رہی ہے۔ لیکن پاکستان کی معاشی معدوری اور اُس کے تناگ پر بات کرنے سے پہلے ہم نے جو عرض کیا ہے کہ معاشی اور اقتصادی طور پر مضبوط ہوئے بغیر عسکری اور دفائی مضبوطی کا تصور ہی احتفاظ ہو گا۔ اُس کی تاریخ سے مثال دینا واجب ہے۔ ایک وقت تھا جب سوویت یونین کی عسکری قوت سے امریکہ اور مغربی یورپ پر لرزہ بر انداز تھے۔ نیویو کوت و جو دیں ہی اس لیے لایا گیا تھا کہ مل کر کر سوویت یونین کی قوت کا مقابلہ کیا جائے لیکن کیونسوں کی غلط معاشی پالیسیوں اور غلط سیاسی فیصلوں نے اس پر پاور کی اقتصادی کمزوری کر توڑ دی۔ اس اقتصادی زلزلے نے سوویت یونین کو پاش کر دیا اور وہ شکست و ریخت کا شکار ہو گیا اور سکڑ کر روس تک مدد و ہو گیا۔ حالانکہ سوویت یونین کے پاس اس قدر اسٹرنی قوت تھی کہ وہ پوری دنیا کو سیکڑوں مرتبہ ملیا میٹ کر سکتا تھا لیکن اقتصادی کمزوری نے اسے مفلوج کر دیا۔ یعنی عسکری قوت اُسے معاشی قوت نہ پہنچا سکی، ریاست کی ریڑھ کی بڑی ثوٹ گئی اور وہ کھڑی نہ رکی اور وہرام سے زمین پر آگری۔

اب تاریخ ہی سے اس کے برغلس ایک مثال لے لیں۔ چین ماوزے ٹنگ کے انقلاب سے پہلے افیونیوں کا ملک کہلاتا تھا۔ رقبہ اس وقت بھی بڑا تھا اور بڑا گنجان آباد تھا۔ لیکن دنیا میں اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ انقلاب کے بعد بعض اصلاحات ہوئیں۔ لیکن چین جلد ٹنگ آف نہ کر سکا۔ اس لیے کہ ماوزے ٹنگ کوئی انقلابی معاشی پالیسی نہ دے سکے۔ لیکن جب ٹنگ ٹریا وہ پنگ نے ملک کی باگ ذور سنچا تو حکومت نے اسکی انقلابی معاشی پالیسی دیں کہ جیونیوں کی توبیت ہی بدلتی گئی۔ اب وہ ایک محنتی قوم تھی اور کم از کم موجودہ تاریخ تو اسی کوئی مثال دینے سے قادر ہے کہ کسی قوم نے اتنے گھبیرے زوال

نہال مخالفت

تاغلافتگی پناہ دنیا میں ہو پرلاستور
الگنیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و ہجر

تنظيم اسلامی کا ترجمان، ظاہر خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد روم

21-10-1444ھ جلد 32
10-10-2023ء شمارہ 25

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

اداری معاون فرید اللہ مرود

نگان طباعت: شیخ حیم الدین

بلینٹر: محمد سید احمد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

مرکزی منتظم اسلامی

"وارالاسلام" ملکان روڈ جوہل لاہور۔ پاٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشتافت: 36-کے ناول ہاؤس لاہور 54700

فون: 03-35869501-03 قفس: nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

صالانہ ذریعہ تعاون

اندرول ملک 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (0014300 روپے)

الہبیا، یورپ، ایشیا، امریکہ وغیرہ (0010800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی احمد بن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا ہمدون ہمارا حضرات کی تمام آراء

سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

6.1% تھی اور اس وقت زر مبادلہ کے ذخیرہ 17 سے 18 ارب ڈالر تھے۔ معیشت کی تباہی کے حوالے سے اہم ترین بات یہ ہے کہ بدترین معائشی پالیسی کی وجہ سے شرح سود 22% ہو چکی ہے گویا ریاست اعلانیہ طور پر کہد رہی ہے کہ کوئی صنعت نہ لگاؤ، بنکوں میں بیسے معج کراہ اور دش کر گھر بیٹھ کر حرام کھاؤ۔ اس طرح نہ کسی محنت کی ضرورت نہ لیبر کے پیدا کردہ مسائل کا سامنا نہ کوئی نیکس کا اور مختلف حکوموں کے چھاپوں کا مسئلہ۔ ایسی پالیسیوں کا بالآخر ناجام کیا ہو گا سوچ سوچ کر کلکچہ مند کو آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی پہلے بھی روزگار کی تلاش میں ملک سے باہر جاتے تھے قانونی طور پر بھی اور غیر قانونی طریقوں سے بھی، لیکن گزشتہ ایک سال میں جتنے پاکستانی یہ وون ملک رزق کی جستجو میں گئے ہیں شاید گزشتہ دس سالوں میں نہ گئے ہوں گے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ مہنگائی، بے روزگاری نے زندگی کو پاکستانیوں پر بوجھ بنا دیا ہے۔ پھر یہ کہ سیاسی عدم استحکام اور اس کے نتیجے میں پکڑ ڈھکڑے سے شہری بدترین گھنٹ محسوس کر رہے ہیں۔ لہذا جستجوے رزق میں اور محل فنا میں سانس لینے کے لیے ایک ہی کشتی کے ڈوبنے سے تمیں سو پاکستانیوں کا جان سے جانا چھوٹا سا نجٹ نہیں ہے۔ یہ لوگ جستجوے رزق میں غرق آب ہو گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ معائشی لحاظ سے ہماری clinical death ہو چکی

ہے، اعلان نہ بھی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ صورت حال کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا قانونی طور پر بھی ڈیفائل کر جانا بہتر نظر آتا ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ

پاکستان واحد اسلامی ایٹھی ملک ہے اور دشمن اس تک میں ہے کہ کس طرح

ایٹھی قوت سے پاکستان کو محروم کر دیا جائے۔ اگرچہ اس سے پہلے دنیا کے کئی ملک ڈیفائل کر چکے ہیں، ان کا ایسا کچھ نہیں بگزا۔ لیکن ان میں سے نہ کوئی

ایٹھی ملک تھا۔ اسلامی۔ ہم اگر قانوناً ڈیفائل کریں گے تو دشمنوں کو ہمارے

باتھ پاؤں باندھنے کا موقع مغل جائے گا۔ پھر ہم جو چاہیں جتنی ڈیفائل کرتے رہیں

امریکہ اور مغرب کو ہمارے ایٹھی انشا جات کی طرف بڑھنے کا موقع مغل جائے گا۔ وہ اپنے مذہم عزم کی تکمیل کے لیے کوئی راستہ نکال لیں گے۔

عالیٰ قوانین ان کی مٹھی میں ہیں جس قانون کا جو چاہیں جتنی ڈیفائل نکال لیں۔ کیا

ماضی قریب میں یہ نظیر قائم نہیں ہوئی کہ عراق میں WMD کی موجودگی کی

جھوٹی ڈھائی دو اور حملہ کرو۔ مغرب اپنے مذاہات کو حاصل کرنے کے لیے بڑی

آسانی سے کوئے کو فائدہ ثابت کر سکتا ہے۔ ہمیں ہوش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں

سنچلنے کی ضرورت ہے ملک میں ایک دوسرے کو پنجاہ کھانے اور کچلنے کی بجائے خدا را

بذریعہ کا ہو۔ پڑا ہو اور اسے چھڑانے کے لیے اس کے پاس زر مبادلہ نہ ہو

جب جہاں اوسط افریقا زر 38% تک پہنچ چکی ہو اور فوڈ آئٹر پر 48% تک

افریقا زر ہو۔ جس ملک میں شرح نمو 0.2% فیصد ہو جس ریاست کے زر مبادلہ کے ذخیرہ

زیمن بوس ہو چکے ہیں، 3-4 ارب ڈالر کے درمیان ہوں اور معیشت کی یہ

اسلامی ریاست بنادیں، اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

سے اتنے عروج کی طرف سُبک رفتاری سے منازل طے کرنا شروع کر دی ہوں۔ اس عروج میں چین کی سیاسی پالیسیوں نے بھی براہمی روں ادا کیا مثلاً تائیوان کے وجود کو اور ”ون چانگا“ موقوف کو چین نے زندگی اور موت کا مسئلہ تو قرار دیا۔ لیکن یہ مسئلہ اپنی خواہشات کے مطابق حل کرنے کے لیے کسی صورت جنگ کو آپشن قرار نہ دیا۔ حالانکہ امریکہ اس حوالے سے اشتغال ولاتا رہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جنگ چین کی معائشی ترقی پر بڑی طرح اثر انداز ہو گی چین نے تائیوان کا مسئلہ سناریو سُلٹ پر زندہ رکھا لیکن اپنی جغرافیائی سرحدوں کے گرد آئزن کرشن نہیں تھا اور معائشی اور اقتصادی ترقی کی راہ پر گامز رہا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ تجارت اور صنعت و حرفت کی ترقی سے چین کے پاؤں زمین پر جم گئے۔ اگرچہ اسلحہ سازی اور دفاعی سازوں سامان کی تیاری بھی ساتھ ساتھ چل رہی تھی لیکن دولت کی فراہمی سے اب جنگی سازوں سامان پر خصوصی توجہ دی گئی۔ فی الحال جدید نیکنالاوجی کا بھر پورا استعمال کیا گیا۔

نتیجہ یہ تھا کہ پہلے چین اقتصادی جن بہ کر سامنے آیا اور پھر ایک زبردست عسکری قوت بن گیا۔ آج چین اقتصادی اور دفاعی دونوں محاذوں پر مختلف دنیا کے چیلنج ہن گیا ہے، خاص طور پر امریکہ جو سوویت یونین کی نوٹ پھوٹ پر پہلی بار آف دی ورلد یعنی دنیا کی واحد اور غالب پہر پاور بن کر عالمی حکمران کی حیثیت اختیار کر گیا تھا اسے اپنی پہر پاور کی حیثیت بھانی مشکل ہو رہی ہے۔

اب تک ہماری تمام تر گزارشات کی حیثیت اصل بات کے ابتداء کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری ساری توجہ کا مرکز اور ہمارا اصل موضوع تو پاکستان ہے۔ یوں تو پاکستان بھی بھی معائشی اور اقتصادی لحاظ سے ایک مضبوط اور محکم ملک نہ کہلا سکا۔ اگرچہ گزشتہ پون صدی میں کچھ ایسے مختصر دورانیے آئے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری اقتصادی صورت حال تسلی بخش تھی لیکن آج جو ہماری معائشی حالت ہے ایسی کمزور، لاگر اور ناتواں حالت نہ تو قیام پاکستان کے وقت یعنی 1947ء میں تھی اور نہ 1971ء میں پاکستان کے وقت ہوئے۔ پھر ہر طرف سے ڈیفائل ڈیفائل کی پکار پڑی ہے اگرچہ ہمارے وزیراعظم صاحب اور وزیر خزانہ صاحب گلابچاڑی چھاڑ کر کہہ رہے ہیں کہ ہم ڈیفائل نہیں ہونے جا رہے۔ چیز ہم ان کی بات مان لیتے کہ ہم قانونی طور پر ڈیفائل ابھی تک نہیں ہوئے۔ لیکن خدا را بتائیے کہ جس ریاست کا یہ حال ہو کہ درآمدی بال بندرگاہوں پر پڑا ہو اور اسے چھڑانے کے لیے اس کے پاس زر مبادلہ نہ ہو جہاں اوسط افریقا زر 38% تک پہنچ چکی ہو اور فوڈ آئٹر پر 48% تک افریقا زر ہو۔ جس ملک میں شرح نمو 0.2% فیصد ہو جس ریاست کے زر مبادلہ کے ذخیرہ زیمن بوس ہو چکے ہیں، 3-4 ارب ڈالر کے درمیان ہوں اور معیشت کی یہ ساری تباہی دبادی ایک سال میں آتی ہے ورنہ 22-2021ء کی شرح نمو

اتا من درین گذاریم اگر کسے کوئی نہیں تو کتاب پاکیس کے لئے جماعت اسلامیت پر لوگی گی خروجت ہوتی ہے۔

اسلام انفرادی معاملات کی ہدایت بھی دیتا ہے۔ عقائد، عبادات، معاملات بھی دیتا ہے اور اجتماعی زندگی کا سیسی، معاشی اور معاشرتی نظام بھی دیتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اتنا بڑا حصہ پاکستان میں اسلامی نظام گزینش آئندگا
پاکیس کے لئے اتنا بڑا حصہ پر جو لوگ خروجت ہے الجھنوم پاکیس اور جہنم پر جو لوگ

ایک پاکستانی اسلام پر عمل پیرا ہو کر بیک وقت اپنی قوی، ملی اور دینی ذمہ داری پوری کر سکتا ہے۔

تاریخی روشنی جمادات میں شاید اسلام درین کی پڑھوڑی شامل نہیں چھپے گا اور اس نے جو ملک پر تحریک کی جائیں گے
درنے والیں اللہ کے درین کے لئے اپنے لئے کوئی تحریک جائیں اور وہی درنے دیے

ہمیں خود کو بھی جنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرنی ہے اور دوسروں کو بھی خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ اس سے بچانے کی کوشش کرنی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفتائے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حیدر

غاظ بیانی یا جمیوت کا سہارا میں۔ پاں البتہ اگر ان کے
ادارے کی طرف سے ایسا کوئی پابندی والا لاحظ نہ ملی
ہے تو پھر انہیں ضرور شامل ہونا چاہیے۔ تم ان کو خوش آمدید
کہیں گے۔ جہاں تک اس نظام بالل کے خلاف تنظیم میں اپنی
ذمہ داریاں سراجنہا مدرسے گے؟ (رضاء الحق، لاہور)

سوال: اگر تنظیم اسلامی میں کسی سرکاری ملازم نے شامل
ہونا تو اس کے لیے کیا ضوابط ہوں گے۔ مثال کے طور پر
جب کبھی اس بالل نظام کے خلاف جدو جہد کا موقع آیا تو
سرکاری ملازمین میں بالخصوص پولیس اہلکار کیے تھے جیسے میں اپنی
ذمہ داریاں سراجنہا مدرسے گے؟ (رضاء الحق، لاہور)

امیر تنظیم اسلامی: پہلی اور میادی بات یہ ہے
کہ تم جس دین کو مانتے وہی میں وہ کامل دین ہے۔
ختم نبوت کے بعد اس دین پر عمل کرنا، اس کی بعوث وینا
اور اس کے نظام کو قائم کرنے کی جدو جہد میں حصہ لینا
ہر مسلمان کا فرض ہے اور اخرونی نجات کے لیے ضروری ہے۔

فرائض کو انجام دینا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔
اقامت دین کا فرض ہم اکیلہ نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے
اجتیہدیت اختیار کرنا ضروری ہے۔ چاہے سرکاری ملازمین
ہوں، شیم سرکاری ہوں یا وہ نوجوان ہوں جو ابھی تعلیم
حاصل کر رہے ہیں دینی ذمہ داریاں ہر ایک پر جیسا اور ہم
تنظیم اسلامی کے پیٹ فارم سے یہ دعوت ہر ایک کو دیتے

ہیں الحمد للہ۔ جب کوئی سرکاری ملازم تنظیم اسلامی میں
شامل ہونا چاہے تو دیکھا یا جائے گا کہ اس کے ادارے
کے قواعد و ضوابط ایسے تو نہیں ہیں کہ وہ کسی دینی جماعت
میں شامل ہونے سے منع کرتے ہوں۔ اگر ایسے قواعد ہیں
تو اس صورت میں دو پہلو ہیں۔ ایک فقہی پہلو ہے کہ وہ
ہمارے پر گرام میں آتے ہیں لیکن اس کا انتہا نہیں

کرتے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر ان کو کوئی حلف دینا پڑتا
ہے تو اس صورت میں ہم اس حق میں نہیں ہیں کہ وہ کوئی

مرقب: محمد فیض چودھری

ادارے کا حصہ بننے کا اعلان ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اتنا
راتے سے پاکستان میں اسلامی نظام ہرگز نہیں آسکتا، بلکہ
اس کے لیے انتقلابی جدو جہد کی ضرورت ہے البتہ وہ
پر امن اور مظلوم جدو جہد ہوگی۔ اس سب کے باوجود کوئی
موقع آسکتا ہے کہ ہم نظام کو چیلنج کرنے کی بات کریں۔
تب اس نوعیت کے افراد کے سامنے راستہ ہوگا۔ ہمارے
کچھ ایسے بھی رفقاء ہیں جنہوں نے جب یہ محسوس کیا کہ
ادارے کے ساتھ یا تو غلط یا نامناسب کرنا پڑے گی، یا کوئی
رکھنا پڑے گی جس کی وجہ سے ہم کام نہیں کر سکیں گے تو
انہوں نے وہ ادارے ہی چھوڑ دیے اور ان اداروں یا
شعبوں میں چلے گئے جہاں کام کرتے ہوئے ان کے
لیے اقامت دین کی جدو جہد میں بھی حصہ لینا ممکن تھا۔ اسی
طرح یہ بھی ایک پہلو ہے کہ آپ فارمانی شامل نہ ہوں لیکن
بلطور حبیب آپ تعالیٰ کر سکتے ہیں، پر گمراہ کے اندہ
آسکتے ہیں، دعا کر سکتے ہیں۔ یہ مختلف امکانات ہیں۔

خوش قسمتی سے ہم پاکستان کے شہری ہیں، یہ ملک
اسلام کی بنیاد پر ہتا ہے۔ یہاں مختلف زبانیں ہوتے
ہوں کو اسلام نے ہی جوڑ کر ایک پاکستانی قوم بنایا ہے۔

سوال: تنظیم اسلامی افغانستان کی ترقی کے لیے

کیوں کام نہیں کرتی جیسا کہ وہ اسلامی ریاست ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (محمد ابراء تم)

امیر تنظیم اسلامی: بہت اچھا سوال ہے۔

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے درمیں جب ملام عزیز بابد موجود تھے (اللہ دونوں کے درجات بلند فرمائے تو

الله تعالیٰ نے بھی نہیں تو قیق عطا فرمائی ہم

نے اخلاقی اور سیاسی طور پر ان کی مدد کرنے کی کوشش کی۔ الحمد للہ! البتہ یہ یاد رہے کہ

تنظیم اسلامی کے لئے پچ (کتب و فہرست) یہکہ نائل پر ایک عبارت لکھی ہوئی ہے جس کے آخر

میں لکھا ہے کہ ہم اولاً پاکستان اور بالآخر پوری زمین پر

الله تعالیٰ کے عطا کردہ عادلانہ نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ پچھلے ہم یہاں پیدا ہوئے، یہاں پڑھ سے

اور یہاں رہتے ہیں، یہاں کی زبان بولتے ہیں تو حق بھی

اس مقام کا اداہ ہے کہ ہم یہاں پر یہ جدوجہد کریں۔ پھر یہ

ملک اسلام کے نام پر یہاں کا حق بھی بتا کے کہ اس میں

اسلام کے نفاذ کا معاملہ ہوتا چاہیے۔ پھر یہاں نیماہ و رس میلہ

کی سنت بھی ہے۔ جب تک کوئی نافرمان قوم کسی

نبی یا رسول ﷺ کی جان کے درپے نہ ہوئی تو پھر غیر ﷺ

نے اپنے ملکے کو نہیں چھوڑا۔ البتہ جب قوم جان کے

درپے ہو جاتی اور اللہ کا وحی صاحب حکم آجاتا تو پھر غیر ﷺ نے اپنے علاقوں

کو کوچھوکر کرتے تھے۔ ان دلائل کو سامنے رکھیں تو ہمارا اصل

میدان پاکستان ہے اور اللہ کرے کہ یہاں پر نظام خلافت

قائم ہوا اور پھر اور ہر کوئی ہو اور اسی طرح کشمیر، فلسطین اور

پوری دنیا میں قائم ہو۔ ہماری حکومت نے ابھی آفیشلی

طور پر افغان طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ تنظیم اسلامی

کے پلیٹ فارم سے ہم اپنی حکومت کو غیرت اور توجہ دلانے

کی مستقل کوشش کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ

امارات اسلامیہ افغانستان کو تسلیم کیا جائے۔ اسی طرح ہم

موجودہ افغان حکومت کے لیے دعا بھی کرتے ہیں، شریعت

کے حوالے سے ان کے اقدامات کی تحسین بھی کرتے ہیں،

اخلاقی تائید بھی کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسائل

عطای کیے ہیں ان کو برداشت کار لگا کر اپنی بساط کے مطابق ان

کی مدد بھی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے ان شاء اللہ۔

سوال: تنظیم اسلامی مونیپولیشن پیکنک کے ساتھ کیوں

تعاون نہیں کر رہی جو اقامت دین کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

سوال: فرض کریں گے کہ اقامت دین کا کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

لکھتا بلکہ اس کے لیے جماعت اور جماعتی زندگی کی ضرورت

ہوتی ہے۔ حضرت مولیٰ علیہ السلام کے ساتھ بار وطن علیہ السلام بھی

نبی کی حیثیت سے موجود تھے لیکن اقامت دین کا کام

محضیں کوئی نہیں پہنچا کیوںکہ جماعت مسمر نہیں آئی۔ آپ کی قوم

آئیں جنم کر کام کریں تاکہ اس مشن کو زیادہ تلقیوں

پہنچے؟

امیر تنظیم اسلامی: تنظیم اسلامی

کی ضروری ہے کہ وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی کریں

جو دین اسلام کی دعوت اور اس پر عمل کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

اداروں نے اگر پاکستان کی جغرافیائی حدود کی حفاظت کرنی ہے تو اس کے

لیے ضروری ہے کہ وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی کریں

جس دین اسلام کی دعوت اور اس پر عمل کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

لیکن اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصود اقامت دین کی

جدوجہد ہے تو پھر اگاہ قدم ہر ایک دعوت دینا ہے۔ جب عمومی

دعوت ہو گئی تو ایسے لوگوں سے بھی رابطہ ہوتا چاہیے جو افرادی

حکم پر اقامت دین کی بات کرتے ہیں۔ یہ تو ہے افراد کا

معاملہ۔ اسی طرح بعض دینی جماعتیں بھی یہی جو اس مقصود

کے لیے کوشاں ہیں کہ اللہ کا زمین پر اللہ کا نظام قائم ہو۔ البتہ

یہ ہو سکتا ہے کہ ان کا طریقہ کار مخفیت ہو۔ بعض اختابی

سیاست میں ہیں اور بعض دعوت میں ہیں۔ ان کے حوالے

سے بھی قرآن نہیں ایک اصول دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالْتَّقْوَى﴾ (آل عمران: 2)

"اور تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو۔"

جبکہ اس کے لیے کوشاں ہیں بھی کام میں اس کے ساتھ تعاون بھی کریں اور

ان سے اس ضمن میں جو تعاون حاصل ہو سکتا ہے وہ بھی

حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ان سے طریقہ کار کے

بھی کامیت قائم ہو۔ جس کا ذکر سورہ الصافہ میں ہے:

﴿إِنَّمَا يُنَهَا عَنِ الدِّينِ كُلُّهُ﴾ (آل ایتہ: 9) "وہی ہے

(اللہ) جس نے بھیجا پنے رسول ﷺ کو الہدی اور دین حق کے

ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظام زندگی پر۔"

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن تھا۔ اس کے مطابق ہم سے بھی

اقامت دین کی جدوجہد کرنے کا تقاضا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿أَنَّ أَقِيمُوا الْبِرِّ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِي فِيمَا

(الشوری: 13) "کو قائم کر دین کو۔ اور اس میں تفرقہ نہ الہ۔"

یعنی ہم دین کو سامنے رکھ کر اس کو قائم کرنے کی

جدوجہد کرنے کے مقابلہ اور ذمہ داریں البتہ تینیجے کے ہم

مکلف اور ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس کے لیے جماعت میں

آنالازم ہے۔ جس جماعت کے متعلق آپ کا گمان ہے کہ

وہ بہتر ہے اور دین کے غلبے کے لیے کام کر رہی ہے تو اس

میں شامل ہو جائیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ایسی کوئی

جماعت نہیں ہے تو پھر ہماری گزارش ہے آپ اپنی

حرکتی کے لیے کیا کام کر رہے ہیں۔ البتہ ان سے یہ بھی

جس دین اسلام کے اکیشنس کے ذریعے اسلام نہیں آئی۔ اسکا ایذا واحد

راستہ تحریک کار است ہے۔ طریقہ کار اختلاف تور ہے گا

مگر جذبات اتفاقی رکھنا اور جو مشترکات ہیں ان میں ایک

دوست و دوامی ہے۔

سوال: اگر پاکستان کی اقامت دین کا کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

لکھتا بلکہ اس کے لیے جماعت اور جماعتی زندگی کی ضرورت

ہوتی ہے۔ حضرت مولیٰ علیہ السلام کے ساتھ بار وطن علیہ السلام بھی

نبی کی حیثیت سے موجود تھے لیکن اقامت دین کا کام

محضیں کوئی نہیں پہنچا کیوںکہ جماعت مسمر نہیں آئی۔ آپ کی قوم

آئیں جنم کر کام کریں تاکہ اس مشن کو زیادہ تلقیوں

پہنچے؟

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

سوال: فرض کریں گے کہ اقامت دین کا کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

لکھتا بلکہ اس کے لیے جماعت اور جماعتی زندگی کی ضرورت

ہوتی ہے۔ حضرت مولیٰ علیہ السلام کے ساتھ بار وطن علیہ السلام بھی

نبی کی حیثیت سے موجود تھے لیکن اقامت دین کا کام

محضیں کوئی نہیں پہنچا کیوںکہ جماعت مسمر نہیں آئی۔ آپ کی قوم

آئیں جنم کر کام کریں تاکہ اس مشن کو زیادہ تلقیوں

پہنچے؟

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

سوال: اگر پاکستان کی اقامت دین کا کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

جماعت بنائیے کیونکہ یہ کام اکیلے اکیلہ نہیں ہو سکتا۔

امیر تنظیم اسلامی: جماعت دین کی

لکھتا بلکہ اس کے لیے کام کر رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: جو کوئی بھی اقامت دین یا

دین کے غلبے کی بات کرتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate

کرنا چاہیے کیونکہ یہ نبوی مشہد ہے۔ البتہ ان سے یہ بھی

دوسرا سے تعاون کرنے بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ انساد سود کے حوالے سے تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی نے مل کر کام کیا، اس کے علاوہ پچھوپنگ جماعتوں کے افراد نے افرادی طور پر بھی انساد سود کی بہمی حصہ لیا۔ اس طرح فرمجیدر ایکت کے خلاف بھی تنظیم اسلامی، جماعت اسلامی اور بعض دیگر جماعتوں کے افراد نے مل کر کام کیا۔ اسی انداز میں ڈاکٹر اسرار احمد کا یہ بھی موقف تھا کہ جب تصادم کے مرطے میں ہم جائیں گے تو کسی نہ کسی ملک کے خلاف تحریک پر پا کریں گے جو باقی دینی جماعتوں کے

آپ علماء سے پوچھتا ہوں آج تک آپ نے کسی ملک کے خلاف کوئی تحریک چلانی؟ یہی بات بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد 1980ء سے کہتے ہیں تھے کہ کسی ملک کے خلاف تحریک پر فیر صاحب جو ایک اچھی یونیورسٹی سے ایم اے عربی کیے ہوئے ہیں سے پوچھا کہ جیل کے اس پروگرام کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ

احادیث سے اعتماد نہ ہے۔ یہ اس لیے ہوا کہ پروگرام میں آن علماء کو بیانی ہیں جیسا کہ احادیث کے موضوع پر احتاری کیجھے جاتے ہیں۔ اگر آپ نے کسی چیل پر مہیہ بیکل کے متعلق پروگرام کرتا ہے اور

ہماری بڑی دینی سیاسی جماعتوں نے اقتدار کے لیے دو قسم بڑے پر امن دھرنے دے کر ہمیں دکھادیا اور اس بات کا بھی اظہار ہوا کہ گلابی نہیں ٹوٹا مگر کیا آج تک کسی ملک کے خلاف انہوں نے وہڑا دیا؟

نہ ڈیک بھی ملک برہما اور اس جیا پر تم تحریک چلا کیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اسی طرح تنظیم اسلامی کی یہ بھی بالیسی رویے ہے کہ کسی بھی دینی جماعت یا اخراجی سطح پر کسی فورم پر اسلام کی بات کی جائے گی اور وہاں تنظیم کو دعوت دی جائے گی تو ہم وہاں جا کر دین کی بات ضرور کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

سوال: جیسا کہ آپ نے مود کے خلاف کیس کے سلسلہ میں تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کا نام لیا، فرمجیدر ایکت کے خلاف ان دو کے علاوہ ایک تیسری جماعت کا بھی آپ نے ڈکر کیا۔ پاکستان میں بہت ساری دینی جماعتوں اور تنظیموں دین کے لیے کام کر رہی ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ باقی جماعتوں کی priority نہیں ہے کہ وہ سو، فاشی اور بے جیانی ہے یہ ملک کے خلاف کھل کر سانے آئیں؟

امیر تنظیم اسلامی: مررور قاضی حسین احمد صاحب نے ایک پیشہ والوں کی خدمتی اس پر ہمارے بعض فاضل مجرم نے کہا تھا کہ پہلے بے جیانی کی تعریف طے ہو جائے پھر ہم بات کریں گے۔ لیکن پھر وہ بات آئی ہی بوجی۔ جماعت اسلامی کے بعض معززات سمیت تنظیم اسلامی نے بھی اس کیس کو اگے بڑھانے کی کوشش کی گری واقعی شرعی مدد کے لئے بھی بیکنے کی کوشش کریں تو اس میں بھی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔

سوال: بعض نام نہاد و انشوروں کی طرف سے یہ بات یعنی کہ دین اور مذہب ایک ہی چیز ہیں یعنی دین صرف جمادات کا نام ہے، آپ یہ بتائیے کہ یہ دین اور جمادات کیسے ایک ہی چیز ہو گیں؟

امیر تنظیم اسلامی: اصل میں یہ لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ سات آنھے سال پرانی بات ہے کہ ایک سلاسل پر جیل پر احادیث کے موضوع پر ایک سلسلہ وار پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اسکر پاک ایبریل تھا اور جو چار مہینا بائیے جاتے تھے میں دو معززات پر فرضتے تھے، ایک ملکی ایک اسلامی منعقد برادری سے تھا اور جو تھا برائے نام عالم ہوتا تھا۔ 25 منٹ کے پروگرام میں سے 10 منٹ تو اسکر لے لیتا تھا باقی زبان عربی ہے۔ لہذا میں عربی لغات میں ہی اصل کو تلاش کرنا پڑے گا اور کافر و کشری میں۔ اب اگر ہم فقط

موضع کیسے تو آپ کیس کے باہر ڈاکٹر احمد کو بیانیں گے دل کے ڈاکٹر کو تو نہیں بیانیں گے۔ لیکن اسلام کے ساتھ یہ سکھواز ہو رہا ہے کہ جس کو چاہتے ہیں اس کو جھاکر عوام کے سامنے اسلام کی اپنی مرضی کی تصور پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک سوچے بھی موضوع کے تحت دین کے حوالے سے شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں اور وہ گھر گھر جا رہے ہیں، اسی طرح عربی اور فاشی کا سلسلہ ہماری نسلوں کو تباہ کر رہا ہے، اس کے خلاف بھی کوئی آواز کسی نے بلند کی؟

فول تیائیہا الکفیرون① ”(اے نبی سلام)“

آپ کہہ دیجیے کہ اے کافروں!

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ② ”میں ان کو ہرگز نہیں پوچھا جائیں کوئی بھی ہو جائے ہو۔“

یہاں سے بات شروع کرتے ہیں اور مجھے اس آیت سے نکلتے ہیں:

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِي③ ”اب تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔“

اس سے وہ تجھے نکلتے ہیں کہ عبادات اور دین دونوں مترادف ہیں۔ ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ یہ کچھ جب ہم سیکولر ایم پر بات کریں تو اس اصطلاح کا اور جیسیں انگلش و کشری میں تلاش کرنا پڑے گا کہ عربی لغات میں۔

ای طرح جب ہم اسلام کے کسی موضوع پر بات کریں گے تو ہمارے لیے دلیل قرآن و سنت ہو گی اور اسی اصل زبان عربی ہے۔ لہذا میں عربی لغات میں ہی اصل کو تلاش کرنا پڑے گا اور کافر و کشری میں۔ اب اگر ہم فقط

عبادت اور لفظ دین کے معنی اور مفہوم عربی زبان میں ملاش کریں تو فرق بالکل واضح ہو جائے گا عبادت لفظ عرب سے بن۔ اللہ کا کام تو کہتا ہے:

«وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْأَنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ» (الذاريات)

اور نیس نے نیس پیدا کیا جنوں اور انناوں کو مصرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔

عبدات کا الفوی مفہوم ہے: بچھ جانا، جھک جانا، موئی اور ہارون علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا وہ کہتا ہے:

«وَقَوْمُهُمَا لَنَا غَبَدُونِ» (المونون) جبکہ ان کی قوم ہماری جخوم ہے!

اب یہاں عابدوں کا ترجیح عبادت گزار کرنا تو مشکل ہو جائے گا کیونکہ حقیقی مفہوم یہ ہے کہ ان کی قوم تو ہماری غلام ہے، ہمارے آڑکی ساخت ہے۔ البذلفاظ عبد کو اگر ہم عربی میں سمجھیں تو اس کا مطلب غلام ہوتا ہے۔ غلام اپنے مالک کے حکم کے طبق ہوتا ہے۔ جب اللہ کسرہ ما ہے کہ سمجھیں پیدا اسی نقطہ عبادت کے لیے کیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم ہر وقت اس کے غلام ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ غماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کر لیے اور اس کے بعد اس کو جھٹی ہے نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہر وقت بندگی مطلوب ہے۔ صرف ان ارکان کو پورا کرنا کل اسلام نہیں ہے۔ لیکن ہماری افرادی زندگی کے تمام گوشوں سے لے کر اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں میں بندگی مطلوب ہے۔ اب لفظ دین کے معنی اگر عربی میں سمجھیں تو وہ بدله ہے۔ جیسے سورہ فاتحہ میں ہم پڑھتے ہیں:

«مِلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ» (جزا امداد کے دن کا مالک)

البیت عربی زبان میں بھی دیگر زبانوں کی طرح ایک لفظ کے معنی و مفہوم و درستی جگہ بدلت جاتے ہیں۔ جیسے دین کا لفظ قانون کے معنوں میں بھی آتا ہے جیسے فرمایا:

«مَا كَانَ لِيَأْخُذُ أَخَاهٌ فِي دِينِ الْمُلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ طَ» (یوسف: 76) آپ کے لیے نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو روکتے باڈشاہ کے قانون کے مطابق سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔

یہاں لفظ دین قانون کے معنوں میں آیا ہے۔ پھر قرآن میں لفظ دین نظام کے معنوں میں بھی آتا ہے:

«وَقَاتِلُوا هُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَأْتُونَ

اللَّهُنَّ أَعُلُّمُ مَنْ يَعْلَمُ» (الانفال: 93) اور (اے مسلمانو!) ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ قدر (کفر) باقی نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ ہی کا ہو جائے۔

ای طرح افرادی سطح پر صحیک ہے یہ آیت بھی quote گی کہ:

(الذاريات) ”اوہ نیس نے نیس پیدا کیا جنوں اور

اسلامک اسکلز سے زیادہ بہتر اسلامک یونیورسٹیز کا قیام ہے کیونکہ اسکلز کے

بعد جب پچھے کا مجرم اور یونیورسٹیز میں پھیختے ہیں تو وہاں ان کو ایسا تحدیل شدہ ماحول ملتا ہے جس میں رہ کر پچھے کی ہمیلی ساری تربیت را کل ہو جاتی ہے۔

حدیث اور عربی میں سمجھا جائے تو بہتر ہو گا، انگریزی اصطلاحات کو اسلام پر چھپاں کریں گے تو گمراہی کے راستے کھلیں گے۔

سوال: تنظیم اسلامی کے حکم کا مذاق بنا نے والے، اپنی مرضی سے کسی حکم کو مانتے اور کسی حکم کا انکار کرنے والے نافرمان مسلمانوں کی راہ میں حتیٰ کہ راہ سے رکاوٹ بننے کی وجہے دعوت دینے کی جس سنت پر عمر بن جاریہ ہے وہ کہاں سے اخذ کی گئی ہے؟ (دفتر امت)

امیر تنظیم اسلامی: تنظیم اسلامی منح انتساب نبوی مسیحیت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش میں ہے۔ منح انتساب نبوی مسیحیت اور رسول انتساب کا طریقہ انتساب اس حوالے سے ہماری دو اہم کتب میں ان کا مطابع صحیح۔ منح انتساب نبوی مسیحیت کو جب ہم مد نظر رکھیں تو تم دیکھتے ہیں کہ مکہ کے 13 برس میں خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے ہیں۔ آپ مسیحیت نے انہیں توڑنے کی وجہے صرف دعوت کے ذریعے لوگوں کو شرک سے منع کیا، اس کی نیت کی اور اس کے خلاف دلائل پیش کیے لیکن بہت حکمت کے ساتھ چھیس کر قرآن میں اللہ نے فرمایا: ”اور مت گالیاں دو (یا مت بر جلا کو) ان کو جنہیں یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا تو وہ اللہ کو گالیاں دیے لگیں گے زیادتی کرتے ہوئے بغیر سوچ کے بھی۔ اس طرح ہم نے ہر قوم کے لیے اس کے عمل کو حرمین کر دیا ہے پھر اپنے رب ہی کی طرف ان سب کو لوٹانا ہے تو وہ ان کو جتنا دے گا جو پچھوہ کرتے رہے تھے۔“ (النعام: 108)

آنچ ہمارے معاشرے میں بہت سے مکرات ہیں۔ یقیناً جذبات تو کہتے ہیں کہ ان کے خلاف کھڑا ہوا جائے لیکن حکمت اللہ کے رسول مسیحیت نے یہ سکھائی ہے کہ اگر تم میں برائی کو روکنے کی طاقت ہے تو ہاتھ سے روکو، اس کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے روکو، اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو دل میں بر جاؤ، یہ بیان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ تنظیم اسلامی کے پاس پچکل ایک بھی ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں ہے لہذا ہم زبان کے ذریعے دعوت دے

»لَا إِنْكَارَةٌ فِي الدِّينِ« (ابقرۃ: 256) ”دین میں کوئی جریئہ نہیں ہے۔“

دین قبول کرنے میں جریئہ نہیں ہے لیکن قبول کرنے والے سے پابندی کرائی جائے گی البتہ اجتماعی سطح پر اللہ کہتا ہے:

»إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ طَ» (یوسف: 40) ”اخیر مطلق تصرف اللہ کی ہے۔“

ایک اور مقام پر قرآن دین کو اطاعت کے معنی میں بھی لاتا ہے:

»اللَّهُ نِعَمُ الدِّينُ الْحَالِصُ طُ« (الزمر: 3) ”آگاہ ہو جاؤ کہ اطاعت خالص اللہ ہی کا حق ہے۔“

دیکھنے اور دین بدلتے، قانون، نظام اور اطاعت کے معنی میں استعمال ہو رہا ہے۔ ان سب میں ایک ریاضی بھی ہے۔ جب بدلت (جزا یا سزا) دیا جائے گا تو کسی قانون کے تحت دیا جائے گا۔ قانون اپنا نفاذ بھی چاہتا ہے اور نفاذ کے لیے ایک نظام چاہیے۔ نظام وہی کہلاتا ہے جس کو follow کیا جانا ہے۔ اس طرح آپ لفظ عبادت کی وضاحت میں جائیں گے تو اس سے مراد 24 گھنٹے کی بندگی، اطاعت ہے، اسی طرح لفظ دین کی وضاحت میں جائیں گے تو اس سے مراد زندگی کے ہر شعبے یعنی پورے نظام سمیت اللہ کے ساتھ جھکنا اور اطاعت کرتا ہے۔ البذلفاظ عبادت کے چند طریقوں کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عمل ضبطی حیات ہے۔

ایک اور غلطی بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ وہ اسلام کو A set of dogmas or a set of beliefs یا تھوڑا آگے جائیں گے لکھا ہوا ملے گا:

A set of instructions for personal affairs of life سلسلہ ہے جو اس سے مراد صرف افرادی زندگی کی چند کہتا ہے اسے مراد ہے۔

تو بعد از اس دو اسلامی نظام کے بہترین فساد رثا بات ہوئے۔ لبنا دعویٰ عمل ہر طبقہ اور ہر شعبہ کے لوگوں میں جاری رہنا چاہیے۔ ممکن ہے آج جو یورپ کریں، نیکو کریں، جوڑ، جریں بالٹ نظام کو چلا رہے ہیں وہی کل اسلامی نظام کو چلانے والے بن جائیں۔

آصف حمید: کچھ سال پہلے ڈاکٹر ذاکر نائیک سے میری ملائشیا میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک بہت اچھی بات کی کہمی میں ان کا اسکول تھا جو بہت اچھا چال رہا تھا، لیکن انہوں نے کہا کہ اسکول سے زیادہ ضروری یونیورسٹی بنانا ہے، لیکن جب ہم اسکول میں سب کچھ پڑھا دیتے ہیں، اس کے بعد جب پنج کالج میں جاتے ہیں تو وہاں ان کو ایک ایسا تدبیش شدہ ماحول ملتا ہے جس میں وہ کہ پنج کی پہلی ساری تربیت زائل ہو جاتی ہے۔ ذاکر نائیک صاحب نے بتایا کہ وہ اب ایک یونیورسٹی بنانے کی مخصوص بندی کر رہے ہیں۔ ذاکر ذاکر نائیک کی وجہ پر بہت ابھم ہے۔ تاہم اصل بات یہ ہے کہ پنج انقلاب نبوی کے مطابق دعوت ہر طبقہ اور ہر شعبہ کے لوگوں کو دینی چاہیے۔

امیر تنظیم اسلامی: مدارے ایک سابق نیوی چیف نے اپنے بال بجماعت نماز کا سلسہ شروع کیا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں جراۓ خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے آذر جاری کیا ہوا تھا کہ طہری کی نماز کے وقت کوئی آفیش مینگ نہیں ہوگی لیکن اگر مجبوراً کوئی ایسی مینگ ناگزیر ہو تو مینگ کے دوران اعلان کیا جائے گا کہ ظہری کی بجماعت نماز تھے بھی ہوگی۔ انہوں نے اپنے دور میں نیوی پوش میں باقاعدہ قرآن سینٹر بنائے جو آج بھی پہلے رہے ہیں ماشاء اللہ اور وہاں آفسیز کی فلمیلر اور ساف کے لیے باقاعدہ قرآن کی تعلیم کا ارتقام ہے۔ ان کی ریتائزمنٹ سے قبل کی تقریر بہت مقبول ہوئی۔ اس تقریر میں انہوں نے پورے دین کے تقاضوں کو جاگری کیا تھا۔ اب وہ بھی اسی معاشرے کے ایک فرد تھے، اعلیٰ عبدے پر پنج، قرآن سے محبت پیدا ہوئی اور اللہ نے ان سے جو کام لیتا تھا وہ لیا۔ اسی لیے باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے تھے کہ اگر ہم نظام کی تبدیلی کے خواہاں میں تو ہمیں ہر مرار اور ہر شعبہ کے افراد کی دین کی دعوت کو پہنچانا ہوگا۔



یہ کہ برائی کے خلاف آواز بلند کرنا صرف وہی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ہمارا آئینی حق بھی ہے اور قومی اور ملکی ذمہ داری بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیگر مigrates کے خلاف بھی آواز بلند ہوئی چاہیے۔ ہر شعبہ کے لوگ اپنے فورمز کو اس مقصد کے لیے استعمال کریں تو ان شاہنشاہی بہترین برآمدہ ہوں گے۔

سوال: جب بھی اسلامی حکومت قائم ہوگی تو فوری طور پر ہر سٹک کے میکوں کریت، یورو کریت، سیاستدان، نج، فون، کروز اس بات کی بھی دعوت دیں گے کہ یہ زمین اللہ کی ہے، اس پر حکم اور نظام بھی اللہ کا ہوتا چاہیے۔ پھر جو لوگ ہماری دعوت کو قبول کریں ان کو منظم کر کے ایک جماعت کی خلیل میں تربیت کا اہتمام کرنا، یہ سب منحصر انقلاب نبوی کے مطابق ہے۔ مigrates کو کچھ کر دل میں کرہن پیدا ہوتی تربیت کے طلبہ کی اس حوالے سے کہدار سازی کی جائے، پھر ان تربیت یافتہ نوجوانوں کو ہر شعبہ میں آگے بڑھایا جائے۔ حکومت ملنے سے پہلے ہی جب ہر شعبے میں ایسے اہل ایمان کی تعداد بڑھنے لگے گی تو اس کے اثرات انفرادی زندگی میں، اپنے گھر میں، اپنے حلقہ احباب و روزگار میں جہاں ہمارا اختیار ہے وہاں فی الفور اسلام کو ہافز کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں اختیار نہیں ہے

اس وقت 5.5 کروڑ پچھ سکولوں میں پڑھ رہا ہے اور تقریباً ڈیزی ہے دو کروڑ پچھ سکولوں سے باہر ہے۔ اگر ہم آج سکول بنانا شروع کریں گے تو ایک مدد و تقداویں تھی کام کر سکیں گے۔ بجائے اس کے اگر جو سکولز، کالجز، یونیورسٹیز چل رہی ہیں ان کے اساتذہ اور مالکان کی ذہن سازی کی جائے تو الحمد و اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر 10 ہزار پچھر پنج انقلاب نبوی کو سمجھ جائیں تو وہ اپنے دائرہ کار میں اپنے اختیار کو استعمال کر کے ان برآجوں کو رکنے کی کوشش کرنے کی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری کوشش ہے کہ خود اپنی بھی تربیت اور اصلاح کی کوشش جاری رکھیں۔ کوئی بھی انسان ہم میں سے پریکٹ نہیں ہے۔ لبنا خود کو بھی جنم کی شکل میں بچانے کی کوشش کرنی ہے اور دوسروں کو بھی آگ سے بچانے کی کوشش کرنی ہے اور دوسروں کو بھی خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ اس سے بچانے کی کوشش کرنی ہے۔ جب ہم کی کوشش جاری رکھیں گے تو اس کے اثرات ہبھال معاشرے پر ضرور پڑیں گے۔ چند سال پہلے تک کریں تو آج ہم پچھوں تک ہم انقلابی تکمیر پہنچا یں گے وہی کل میکوں کریت بھی ہوں گے، یورو کریت، ججو، جریں بھی ہوں گے۔ وہ سری بات یہ ہے کہ حضرت ابو مکر صدیق، حضرت عمر، حضرت خالد بن ولید یہی لوگوں سے تو تیار ہو کر

nursery play group میں آئے تھے بلکہ وہ پہلے سے اسی سوسائٹی میں موجود تھے اور اپنے اپنے شعبوں میں ماہر تھے، ان پر محنت ہوئی دن بڑے پیمانے پر منانے کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے۔ پھر

رہے ہیں، یہ دعوت، ایمان، عبادات، اخلاقیات کی دعوت ہے، اپنے رویے اور معاملات کو محبک کرنے اور حقوق اللہ اور حکومت کی دعوت ہے۔ جیسے فرمایا: «یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ قُوَّةٌ آنفُسُكُمْ وَأَهْلِنِكُمْ كَافِرُوا» (الخریج: 6)۔ اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و میل کو اس آگ سے۔

سم اس بات کی بھی دعوت دیں گے کہ یہ زمین اللہ کی ہے، اس پر حکم اور نظام بھی اللہ کا ہوتا چاہیے۔ پھر جو لوگ ہماری دعوت کو قبول کریں ان کو منظم کر کے ایک جماعت کی خلیل میں تربیت کا اہتمام کرنا، یہ سب منحصر انقلاب نبوی کے مطابق ہے۔ مigrates کو کچھ کر دل میں کرہن پیدا ہوتی ہے مگر ہم نے کرنا وہی ہے جو منحصر انقلاب نبوی کے مطابق ہو۔ لیکن جب تک باحکم سے روکنے کی پوزیشن میں نہیں آ جاتے ہم زبان سے روکنے کی کوشش کریں گے۔ البتہ انفرادی زندگی میں، اپنے گھر میں، اپنے حلقہ احباب و روزگار میں جہاں ہمارا اختیار ہے وہاں فی الفور اسلام کو ہافز کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں اختیار نہیں ہے

ہماری کوشش کریں گے۔ جہاں اختیار نہیں ہے

جیسے ہم سو، بے حیائی اور مختلف مigrates کے خلاف مہماں سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکمرانوں، سیاستدانوں، ممبران پارٹیوں، ججو، خلام، وکلاء اور مختلف شعبہ بائے زندگی کے ذمہ دار ان کو خطوط لگھ کر بھی متوجہ کرتے ہیں کہ بھائی خدار آپ اپنے دائرہ کار میں اپنے اختیار کو یعنی اگر 10 ہزار پچھر پنج انقلاب نبوی کو سمجھ جائیں تو وہ اپنے اختیار کو استعمال کر کے ان برآجوں کو رکنے کی کوشش کرنے کی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری کوشش ہے کہ خود اپنی

بھی تربیت اور اصلاح کی کوشش جاری رکھیں۔ کوئی بھی انسان ہم میں سے پریکٹ نہیں ہے۔ لبنا خود کو بھی جنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرنی ہے اور دوسروں کو بھی آگ سے بچانے کے جذبے کے ساتھ اس سے بچانے کی کوشش کرنی ہے۔

بے۔ جب ہم کی کوشش جاری رکھیں گے تو اس کے اثرات ہبھال معاشرے پر ضرور پڑیں گے۔ چند سال پہلے تک دیکھنا تھا اسے پاکستان میں بڑی شدت کے ساتھ نیوی سینٹر کی تکمیر پیدا ہوئی تھی، جو اگر دیگر دینی جماعت تھا تو آج ہم پچھا یا play group میں آئے تھے بلکہ وہ پہلے سے اسی سوسائٹی میں موجود تھے اور اپنے اپنے شعبوں میں ماہر تھے، ان پر محنت ہوئی

قارئین پوگرام "امیر سلطاقات" کی دینی یو تکنیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

مملکت خلافداری اکٹھان

مھاتما گاندھی کے ساتھ میں ۳۳

دھرات ایسا پادر کرنے کا کام

● یوں تو اہل پاکستان پون صدی یعنی پچھر سال سے
مُن رہے ہیں کہ پاکستان کے حالات خراب ہیں اور
پاکستان ایک نازک موز سے گور رہا ہے۔ لیکن آج یہ
بات ایک خوفناک حقیقت ہے کہ ہمارے سامنے آکھڑی
ہوئی ہے۔ سیاسی عدم استحکام بدترین دلخی امتشار کا باعث
ہے۔ معاشری بدحالی سے پیدا ہونے والی گرانی سے
اب غریب ہی نہیں متوسط طبقت کے لوگوں کے لیے بھی
زندگی و بال بن گئی ہے۔ پھر کو بھوک سے ترقیتے ہوئے
و یکھ کر کنی والدین نے خود کشی یعنی حرام موت کو لگے کالا
ہے۔ اخلاقی دیوالی پر اپنی انتبا کو ٹکچی چکا ہے۔ اس
حوالے سے اسلام تو دوڑ کی بات ہے، ہم عام انسانی سطح
پر ٹکچی چکا ہے۔

● ہمارے معاشرہ میں ظلم، نا انسانی، کرپشن، خیانت جھوٹ، بد دینی اور منافقت کے گھناؤپ اندھروں میں پھاتکو ہوا تھج بھائی شہیں دے رہا۔ مقدار طبقات کی لوٹ مار اور دولت اور سماں کی اس غیر منصفانہ تتمیم نے طبقاتی غصے کو بہت رسیج کر دیا ہے۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو نزلہ زر کام کے علاج کے لیے یورپ میں ہپتاں بک کرواتے ہیں اور اپنے کتوں کے لیے ایزرن لند بیشند کرے تھیں کرواتے ہیں دوسرا طرف وہ لوگ ہیں جو میادی انسانی تصریح و ریات سے محروم کے باعث بھوک اور بیماری کے ساتھ موت کو لگے لکھتے ہیں۔

• سیاسی سٹل پر ہم ایک دوسرے سے دست و گریبانی کی رہتے اور یہ سلسہ آج تک جاری ہے۔ اخلاقیات کا جذباتہ نکال دیا گیا۔ کنی سیاسی لیدروں سمیت چند نہیں سیاسی رہنماؤں کی **فُنکشنِ اسلام** کے اعلیٰ و ارفع معیار تر

ورکنار کسی طور پر ایک انسانی معاشرے کے معیارات پر بھی پورا نہیں اترتی۔ اقتدار کی رسکشی سیاست و اتوں کو ذاتی دشمنی اور عناد میں جتنا کرچکی ہے جس کا خمیزہ عوام

بھگت رہے ہیں۔ انانیت کی روشن نے ملی سالمیت کو شدید

کے ماتھے میں ہوتا ہے۔

(7) جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتنا رہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آئے کیونکہ انہاں کا دین (شیعہ ایمان) ہے۔

● قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں خان جنگی کی صورت میں عذاب کا ذکر ہے کہ کسی ملک کے عوام یا قوم کے مختلف گروہ آپس میں لڑ پڑیں۔ اللہ تعالیٰ کو آسمان سے کچھ گرانے کی ضرورت ہے زمین کو دھننا کی۔ یہ گردہ بندی اور اس کی بنیاد پر یا ہمی خون ریزی عذاب الہی کی بدترین شکل ہے جو اج سلامان پا کستان پر مسلط ہے۔ تقسیم ہند سے قبل جب ہندو مسلمان ایک قوم تھے۔ پاکستان بنا تو اس کے تمام ہای پاکستانی تھے۔ اب یہی پاکستانی قوم چھوٹی چھوٹی قومیں اور عصیتوں میں تحلیل ہو چکی ہے۔ سانی، مسلکی رائیوں سے بڑھ کر اب سیاسی اعتبار سے جنگ وجدال اور طاقتور طبقات کے نکوم طبقات پر قائم وstem نے ملک کی سماحت کو خط وارع کر جائے۔ اب اسکے بعد اس کا کام کیا ہے

● سوال یہ ہے کہ کیا مملکت خدا اور پاکستان کو اس لئے سرپریز دیکھتا ہے۔ اور یہ پس اور رابط میں بخوبی درست ہے۔

حاصل کیا گیا تھا کہ سودی معیشت کو جاری اور عامی سا وکاروں سے قرضے لے کر ملک کو عامی سماج کا خامنہ بنا دیا جائے؟ مہنگائی اور نیکوں کے پیارے تھے عوام کو روندہ دیا جائے؟ آزادی نسوان کے نام پر خاندانی نظام کو تکپ کر دیا جائے یا مامن بنینوں نیشنیوں کو چوک پورا ہوں میں کھدا کر دیا جائے؟ فرانسیسیہ رقانوں بنا کر معاشرتی اقدار کو مغربیت کے پاؤں تک روندہ دیا جائے؟ مملکت

خدا وادی میں اسلامی احکامات کی خلاف ورزی اور ان کے خلاف قانون سازی مذہبی شعارات و رسومات پر پابندیاں اور دوسری طرف ویلنگٹن نے "عورت مارچ" بھولی دیا تھا۔ کرسک اور دیگر فیر اسلامی تہوار و تجدیب کی حوصلہ افزائی کیا ممکن رکھتا ہے؟

• یہ ایک حلیٰ حقیقت ہے کہ ہمارے کروٹوں اور قومی جرائم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نارِ اٹھی کے مظاہر دن بدن سامنے آ رہے ہیں، بھی سیالاب، بھی طوفانی بارشیں، بھی مسلسل زلزلوں کے جھٹکا، بھی سیاسی انتشار کی وجہ سے ملکی سالمیت کو لاحق خطرات تو بھی معیشت کی تھی! وجہ یہی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عبید کی خلاف ورزی کی اور ملک کے نام پر حاصل کی گئی مملکت خدا وادی میں اللہ تعالیٰ

سے انہیں مصائب و آفات میں بچتا کر دیا جاتا ہے جس کا
یک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگ گناہوں سے باز آئیں اور
صلح کارو یا اختیار کریں۔ ارشادِ عربی تعالیٰ ہے ”ذکری و ترقی
میں فشار و رنمہ ہو گیا لوگوں کے اعمال کی وجہ سے تاکہ وہ
(اللہ) انہیں مزہ پکھانے ان کے بعض اعمال کا تاکہ وہ
(اللہ کی طرف) پٹا آئیں۔“ (سورۃ الروم: 41)۔ اس
طرح قرآن کریم میں عذاب کی ایک صورت یہ بھی بیان
ہوتی ہے کہ لوگوں کو ہاتھ تقسیم کر دیا جائے اور وہ جنگ و
بدال کا شکار ہو جائیں۔ فرمانِ الٰہی ہے ”یا اللہ تمہیں
گروہوں میں تقسیم کر دے اور ایک کی طاقت کا مزہ
وسرے کو پکھانے۔“ (سورۃ الانعام: 65)

ایک حدیث مبارک میں پانچ گناہوں پر مختلف
و معیت کے عذاب مسلط کر دیجئے جانے کی خبرید سائی گنی
ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں
نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر
رمایا: اسے مجاہروں کی جماعت ایسا بھیزیں اسی ہیں
کہ جب تم ان میں پہنچا ہو گے (تو ان کی سزا ضرور طے
گئی) اور میں اللہ کی پیٹاہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم
نکت پہنچیں۔

(ا) جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علاییہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور اسکی پیاریاں بچپن جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

(ii) جب وہ ناپ تول میں کی کرتے ہیں، ان کو قحط سالی، روزگار کی تکلی اور بادشاہ کے قلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔

(iii) جب وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی پارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور شہ

iv) جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسرا قوموں میں سے ڈھن مسلط کرو یہ کچھ اے۔

کے عطا کر دہ دین اسلام کو نافذ کرنے سے گزیر اور فرار اختیار کیا۔

• ضرورت اس امری کے ملک کی موجودہ صورتحال کی انتباہی پنکامی میادوں پر فکر کی جائے اور تمام طبقات (بشاہ حکمران، اپوزیشن، مددیہ، افوان، علماء، صاحب اثر حضرات اور عوام) ہوش کے ناخن لیں اور ملک کی سالیت کو ترجیح اول بنائے ہوئے اپنا کروارا کریں۔

قویٰ و مبوری توہیت کے قابل توجہ اور لائق عمل پیشووا!!

1- کسی بھی نوع کا حکومتی یا ماوراء حکومت جزو، ماوراء قانون گم شد کیاں، گرفتاریاں، خواتین کی خاتمے اور کشیدہ ملکی حالات کو سنبھالنے میں مدد مل سکتی۔

5- حکومت جانبدارانہ قانون سازی کرنے کی وجہے مذاکرات کے ذریعہ انتخابات پر اتفاق رائے پیدا کرے۔ اپوزیشن اور حکومت دونوں غیر ملکی مقادمات کو تحفظ دینے کی وجہے ملکی سالیت و مفاد میں فضیلے کریں۔ تمام سیاسی جماعتیں اپنے اندر موجود ایسے عناصر جو کرپش، ملکی مفاد کے خلاف سرگزیریوں، بیرون ملک ایجاد کرنا ہے جیسے ان سے اعلان برأت کرتے ہوئے عہد کریں کہ غالی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کا گردانیجہ جانبدارانہ ہو اور کسی اشد ضروری ہے۔

6- مقتدر طبقات اور با اثر افراد موجودہ بیجان اور

اضطراہ کے خاتمے کے لیے اپنا کروارا کریں اور ملک کی سالیت کو ترجیح دینے ہوئے مختلف فرقیں کے درمیان مفہومت کی کوشش کریں۔

پاکستان کے مسائل کا حل !!

1- البتہ پاکستان کے مسائل کا حل اور حقیقی سلامتی "نماز اسلام" کے ساتھ وابستہ ہے۔ نظریہ کا تحفظ اور اس پر بلا احتیاط حقیقی معنی میں احتساب کا نظام قائم کرے نیز اپنے اندر موجود کرپٹ افراد کو قانون کی گرفت میں لائے تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔

3- پاکستان کی خصوصی اہمیت، مستقبل کے مظہر نامہ اور عالمی سطح پر بالآخر دین اسلام کے غایب کے تناظر میں ملک کی وقاری اور عسکری صلاحیت بہت بڑی ثابت و دامت ہے۔

2- آج بھی پاکستان کو ہر قسم کے اندر وطنی و بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے اور اسے ملک کرنے کے لیے پاکستان کا مطلب کیا: لا اله الا الله کے ساتھ ہمید رسول اللہ لگا کر یعنی قرآن اور سنت کی بالادویتی قائم کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کی عملی تغیری کی طرف پیش کرنا ہوگی۔ 1973ء کے آئین کی اس شق کو کہ اشتغال اور پرتشد کارروائیاں کریں تو اپنا اور ملک کا قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہوگی اس پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد ہو۔ سودی میہشت اللہ اور اجتناب ضروری ہے۔

رسول مسیح یہ سے جنگ ہے یہ انسانوں کا بہترین انتظام ہے اسے منانے اور نیت و تابود کرنے کے لیے باقاعدہ ایک پلان کے تحت سو دی کی جنم بھوی یعنی سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف جنگ کا آغاز کرنا ہوگا۔ جس کے لیے نظریاتی، سیاسی، معائی اور عسکری سلسلہ پر پاکستان کو تھام سخنناہوگا۔ یہ جنگ جیتنا مشکل ہے ناممکن نہیں ہے۔ پاکستان کو اتنا مضمبوط و مغلum کرنا ہوگا کہ یہ اتصاد مول لیا جائے اور جیتا جائے۔ ہم مرواد مدد خدا کے اصول کے تحت یہ جنگ بھی جنتی جا سکتی ہے۔ لیکن لازم ہے کہ ہم پہلے اسلام کا دامن تھامیں تاکہ پاکستان مغلum اور مضمبوط ہو کر میدان میں اترے۔

3- یاد رہے کہ نقاو دین کا مطلب بھنپ چور کے باخھ کمانہ، زانی کا سکار کرنا، تاکلوں سے قصاص لینا وغیرہ ہی نہیں بلکہ اسلام کے عادلانہ نظام کا کمل نقاو ہے جس میں تمام مسلمان حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی باعزت شہری کی دیشیت سے کر سکیں اور اقیتوں کے جان و مال اور عزت کو تحفظ حاصل ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اقتامت دین کی جدوجہد کا اصل حاصل پاکیزہ، فلاحی اور عادلات نظام کا قیام ہے جس کے لیے منح انتقال بیوی ملیتیہ سے رہنمائی لیتے ہوئے ایک پر امن، منظم، انتابی تحریک برپا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

4- جب تک اسلامی انتقال برپانہ ہو جائے ہر نوع کی آمربیت کے مقابلہ میں کم برائی کے طور پر، بطور ضرورت جمیبوری عمل جاری رہے البتہ ہمارے ملک میں انتخابات کے نتیجے جانبدارانہ انتقام اور شفاقتی کے غیر تھیں ہوئے نیز مقدور طبقات اور ان کو اہل سیاست کے مقام پر سی پر ملی طرز میں سے موجودہ فرسودہ نظام کی بر بادی اور تباہی بالکل واضح ہو چکی ہے۔ حکیم اسلامی کا اصولی موقف یہ ہے کہ انتسابی راست اور تحریک کے بغیر پاکستان میں نماز اسلام ممکن نہیں۔ چنانچہ اس بات پر اصل تو چہ کروز کھنڑا ضروری ہے۔ حالات ابتر بلکہ بدتر ہیں۔ ملکی حالات کی نزاکت کے باعث ضروری ہے کہ انتسابی جدوجہد کی اہمیت اور منح انتقال بیوی ملیتیہ کو اچھی طرح سمجھا جائے کیونکہ ہمارے جملہ مسائل کا حل اسی راست کو اختیار کرتے ہوئے غلبہ دین کی جدوجہد اور اسلام کے نقاو میں ہے۔

وہن کی فکر کرنا داں! مصیبت آنے والی ہے توی بر بادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں



ڈاکٹر اسرار احمد علیہ کی اہمیت کے ساتھ ایک نشست

انٹرویو: محمد مزید کریم

کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔“

اس لیے اگر اپنا نصب ایمن آختر میں علمی مقام حاصل کرنے کیسے گئے تو یہ ساری چیزیں بے معنی محسوس ہوں گی۔

سوال: آج کل کے دور میں اچھا مسلمان بننے کے لیے قرآن پاک کو کہنا ضروری ہے اس سلسلے میں ہم انفرادی طور پر کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: قرآن پاک کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اس کو سمجھ کر پڑھنے کی عادت بنا لئی چاہیے۔ گھروں میں والدین ایک وقت مقرر کر لیں جس میں ایک یاد رکوع کا ترجیح اور تفسیر پر ہیں۔ مجھے پہچوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ انہیں سورتیں یاد کرائی جائیں یا ان سے ناظرہ سنا جائے۔ جب قرآن کے ساتھ رشتہ منسوب ہو گا تو ان شاء اللہ اچھا مسلمان بننے کے لیے راہ ہمارا ہو گی۔

سوال: طلب و طالبات کو اسلامی اقدار پر عمل پیرا ہونے کے لیے کیا اس طرز زندگی اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہو گا، دین کا علم حاصل کرتا ہو گا اور پھر اصلاح احوال کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی ہو گی۔ کیونکہ دعا بندہ مومن کا تھیار ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو ایک باشست میرے قریب ہوتا ہے میں ایک باشنا اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری رحمت اس کی طرف دو کر آتی ہے۔“ پہچوں کو معلوم ہوتا چاہیے کہ ان کا مقصد حیات کیا ہے وہ اپنے ایمان کو منشوپ کریں۔ اللہ پر توکل کریں اور ہر معاشرے میں اللہ کی رضا کو مطلوب ہو۔

سوال: والدین اپنے پہچوں کی کیسے تربیت کریں کہ وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں؟

جواب: والدین گھروں میں دینی ماحول فراہم کریں اور چھوٹی عمر سے یہ قرآن کی تعلیم کا آغاز کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی مصروف زندگی کے باوجود پہچوں کی تربیت پر بہت توجہ دی۔ میرے خیال میں اولاد کی تربیت میں ماں کا کردار زیادہ اہم ہوتا ہے۔ وہ ہی پنج کی اوپریں درس گاہ ہے۔ اولاد کے سطح میں اللہ کے ہاں والدین سے پوچھو گوئی۔

سوال: اور اس میں اساتذہ اپنا کردار کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: اساتذہ میں جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے: ”اگر اللہ کے ہاں دنیا کی زندگی کی اہمیت پھر

اور 1976 میں قرآن اکیمی قائم کی گئی تاکہ اعلیٰ تعلیم یافت نوجوان نسل قرآن پر تحقیق اور نظر اشاعت کا بیڑا اٹھائے۔ ڈاکٹر صاحب کی اہمیت ایک دیندار خاتون ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا دینی کاموں میں بڑا چڑھا کر ساتھ دیا۔ جب تکمیم اسلامی قائم کی گئی تو وہ حلقہ خواتین کی ناظر مقرر ہو گیں۔ آپ کی صاحب زادی امتد اعظمی اپنی والدہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں: ”ای کا دینی ذوق تو بہت زیادہ اور پسلے سے تھا بلکہ وہ بہت سے دینی معاملات میں والد محترم سے آگئے تھیں۔“

گفتگو کا آغاز ”سورۃ زمر“ کی آیات کی تعلیمات سے کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی اہمیت نے آیات کا ترجیح اور تفسیر بیان کی۔ پھر ہم جماعت کی طالبات مضمون نصر اور فیر ایمان نے سوالات کیے:

سوال: ڈاکٹر صاحب کی شریک حیات ہوتا یقیناً آپ کے لیے اعزاز کی بات ہے آپ ہمیں اپنی گھر بلوز زندگی کے حوالے سے کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ڈاکٹر صاحب کی اہمیت مسکراتے ہوئے کہ مسکراتے ہوئے کیا اور تم طالبات کے ایک گروپ کے لئے کرانے سے ملاقات کے لیے تیار ہو گئیں۔ معادنہ برائے رابط حلقہ خواتین، تنظیم اسلامی نے اس نشست کا اہتمام کروانے کا بندوقت کیا۔ معرفہ اسلامی سکار محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی اہمیت سے حالات حاضرہ کے مسائل اور پہچوں کی تربیت و رہنمائی کے حوالے سے ایک سیری میں گزرتا جبکہ گھر کی تمام ذمہ داری محسوس ہوئی۔ ملاقات کے لیے 9 میں 2023، کوئینٹریکٹس پیچ مس مزید کریم اور اردو پڑھ مسز گفتگو لیاقت کی سربراہی میں گزوں سینٹر ڈگ ماؤں ناؤں جماعت ختم کی طالبات کا ایک گروپ ”قرآن اکیدی“ پہنچا جیاں ان کی بڑی صاحبزادی امتد اعظمی اور بڑی بہرہ مسز ڈاکٹر عارف رشید بھی موجود تھیں۔ جنہوں نے پہچوں والی حوصلہ افواہ کی اور انہیں قرآن کو رس جوان کرنے کی ترغیب دی۔

سوال: آپ نے اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق انتہائی سادگی سے بُرکی۔ آج کل کی مودودیانی والی زندگی سے پہنچ کے لیے کوئی بدایت فرمادیجئے؟

جواب: اگر ہمارا مطلب نظر آخرت رہے تو دنیا کی زندگی بے وقت لگتی ہے جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

ڈاکٹر صاحب نے 1972ء میں انجمن خدام القرآن قائم کی۔ 1975ء میں تنظیم اسلامی کا قائم عمل میں آیا

جواب: اس سلسلے میں بھی بنیادی طور پر ماں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اس کے بعد اس اتنے کو بھی جیسا کام مجسم ہوتا چاہیے۔ ماں کی بھپن سے ہی بچپن کے لباس کے حوالے سے محتاط رہو یہ اپنا بھی اس سلسلے میں خیال رکھنا ہوگا۔

بھپا میں دواحدیت کا حوالہ دوسرا ہے۔

”آپ سلیمانیت فرمایا۔ جب تجھے میں حیات رہے تو جو چاہے کر۔“ (ابن ماجہ)

اور ”بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں، جب ایک انھے جاتا ہے تو دوسرا بھی انھیا جاتا ہے۔“

(متدارک الحاکم)

سوال: خواتین کے دینی فرائض اور اسلام میں محورت کے مقام پر بھی روشنی ڈالیے ہیز موجودہ دور میں بچپن کو کس طرح کی تعلیم اور ملازمت اختیار کرنی چاہیے؟

جواب: محورت کی زندگی تو اس کا گھر ہے اسے اپنی ذات سے آغاز کر کے پھر گھر والوں کو اور اہل خانہ کے بعد اقرباً کو سمجھانا اور سمجھنا ہے۔ وقت اور موقع کے مطابق دینی احکامات کو خود بھی سمجھنا ہے اور ان کو پھیلانا بھی ہے۔ اس حوالے سے آپ ذاکر صاحب کی کتاب

”مسلمان خواتین کے دینی فرائض“ سے مزید رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ملازمت اور مضامین کا تعلق ہے تو علم اور تعلیمی شعبے سے متعلقہ مضامین پڑھنے چاہیں اور اگر ملازمت کی ضرورت درپیش ہو تو انھی پیشون کو پہنچایا جائے اور جھوٹ ماحول اسے انتباہ کیا جائے۔

سوال: فرقہ واریت سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

جواب: تمام سالک قرآن و سنت کے دائرے کے اندر رہیں۔ اختلافات کو ہوادینے کی بجائے ہر فرد کو اپنے دینی فرائض پر توجہ دینی چاہیے۔ دینی موضوعات پر بحث مبارکہ کرنے سے ابتداء کریں۔ فرقہ واریت مسلمانوں کی ترقی اور تحدیثیں سب سے بڑی رکاوٹ ہے جس سے دین قوتوں ناکہدہ آنھاتی ہیں۔

سوال: آج کے دور میں دسویں پر افغانستانہ بہت و بہتان لگا بہت عام ہو گیا ہے ان تین اتفاقیں کا تدارک کس طرح ممکن بنایا جائے؟

اس سوال کا جواب انہوں نے ایک خوبصورت شعر پڑھ کر یوں دیا۔

جواب: اس سلسلے میں والدین اور گھر کے بزرگ خلا دادا وادی وغیرہ بھی خاص کردار ادا کر سکتے ہیں اگر واکل عمر نتھی حال کی جب تھیں اپنے خبر رہے، کیتھے اوروں کے عینہ وہیں پڑھی اپنی براہیوں پر جو نظر تو نہ ہو میں کوئی برادر رہا

سوال: ذاکر صاحب طلب کے پیشے سے ملک تھے۔ انہوں نے جب اپنے پیشے کو جوڑ کر اقامت دین کے لیے اپنے آپ کو وقت کیا اور سادہ زندگی کو ترجیح دی تو آپ کی رضاخاں میں شامل تھی؟

جواب: ذاکر صاحب کی ایڈیٹ نے بڑی حکمت سے اس کا جواب دیا جس کا لب بباب یہ ہے کہ جب ذاکر صاحب نے اپنے اس بھپا کا اقبال کیا تو انہوں نے بھر پر سماح کی بھپن دہانی کرائی اور کہا کہ زو بھی تو بھی کھالیں گے مگر میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گی۔ اس لیے کہ دنیا کو ذاکر تو بہت سے لاجیں گے مگر آپ جیسا ملک دین اور قرآن کا داعی نہیں ہے۔

سوال: آج ہمارے دلوں پر حسد، تکبیر، کینہ اور تعصیب کے جو پردوے پڑے ہوئے ہیں ان کو کیسے بنا لیا جائے؟

جواب: حدیث مبارک ہے کہ: ”دلوں پر زنگ آ جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم السلام نے پوچھا کہ ہم اس زنگ کو کیسے دور کریں۔ تو آپ سلیمانیت نے فرمایا ”موت کو شرت سے یاد رکھو اور قرآن مجید کی حلاوت کرو۔“

سوال: تربیت کے حوالے سے بحیثیت ایک ماں کے

آپ نے اپنی والدہ کو کیا سایا؟

جواب: ہماری تربیت میں والدہ سے زیادہ والدہ کا کردار اہم ہے۔ دین کے قریب لانے اور اسلامی شعار کی پابندی کرنے میں والدی مرعوم اور والدہ نے بھپن سے بہت توجہ دی۔ پردوے کی عادات اپنانے اور قرآن سے جوڑنے میں کوشش رہیں۔ دینی اور دینی تعلیم و تربیت میں والدہ کا زیادہ حصہ ہے۔

سوال: اقامت دین میں خواتین اپنا کردار کس طرح ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: خواتین کو دینی ای تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا ماحول خراب ہوگا اس خراب ماحول کا اثر اولاد پر ضرور ہوگا۔ پھر پیچے را فرار تھاں کریں گے۔ اس لیے پیچے بچپن کو قرآن و سنت سے جوڑنے کی کوشش کریں۔ جتنا آپ کا تعلق قرآن و سنت سے مضمبوط ہوگا اتنا ہی آپ معاشرتی برائیوں سے دور رہیں گے۔

سوال: عام طور پر نوجوان والدین کی جائز تحقیق کو بھی برداشت نہیں کرتے اس کے لیے کیا خاص روایہ اختیار کیا جائے؟

جواب: اس سلسلے میں والدین اور گھر کے بزرگ خلا دادا وادی وغیرہ بھی خاص کردار ادا کر سکتے ہیں اگر واکل عمر میں اسی اسلامی شعار اور دینی ماحول نظر آئے گا تو بچپن میں روائے ہوئے۔

حقیقت صلوٰۃ

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت حظیم اسلامی

گھنے، تاک اور پیشانی سب زمیں بوس ہو جاتے ہیں۔ ادب اور عاجزی کی یہ برادرتی کرتی ہوئی کیفیات بتاری ہیں کہ بندہ اپنی ہر مکن ادا سے کسی بہت ہی ظلم، غیر محدود اور صاحبِ جمال و جمالِ آسمی کی بے پناہ خوبیوں کا اقرار کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے آتے ہی دستِ خاموش اور مودب خدا ہو گیا۔ مگر دل نے کہایا تا کافی ہے لہذا اس نے پیچھے جو کہا دی۔ اندر سے پھر اواز آئی کہ مجھی حق ادا نہیں ہوا۔

تو غلام نے اپنی پیشانی خاک پر ڈال دی۔ مگر پھر مجھی زبان حال سے یہی کہتا رہا کہ ابھی حق ادا نہیں ہوا۔ اس لیے کاشِ اخبار تعلیم و محبت کے لیے ان تین شکلوں کے علاوہ بھی کوئی اور شکل میرے علم اور بس میں ہوتی تو میں اسے بھی اختیار کرتا۔ پڑھتے ہم یہ ہیں کہ ”الله اکبر“، اللہ سب سے بڑا ہے: (إِنَّ وَجْهَهُ وَجْهُنَّى لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنِ الْمُشْتَرِّكِ لِكُنْ) (سورة الانعام)

”میں نے ہر طرف کٹ کر پاناخ اس بستی کی طرف کر لیا جو آسمانوں اور زمین کا بالائی ہے اور میں شرک سے بکری بے تعلق ہوں۔“ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝) (الفاتح) (مشکرا مختص)

وہ اللہ تعالیٰ ہے جو ساری کائنات کا پروردگار ہے۔)

اور اس طرح بہت سی چیزوں میں نمازیں پڑھی جاتی ہے۔

چنانچہ یہی اکرم سلطنتِ یعنی فرماتے ہیں: ((إِنَّ أَنَّدَ كُفُرَ إِذَا ضَلَّ يُنَاهِي رَبَّهُ)) (صحیح مخاری) ”تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔“

اور قرآن مجید کتاب ہے۔

(كَلَّا لَطَّلَّا تُطْعَهُ وَأَشْجَدُ وَأَقْتَرُبُ ۝) (سورة العنكبوت)

(الله تعالیٰ کو) سجدہ کر اور قریب ہو جا۔

نمازی ابیت

قرآن مجید کے اندر نماز کے حکم کو نصrf بار بار دہرا یا گیا ہے بلکہ اس کے ذریعہ بیان کے موافق بھی مختلف نویسٹ کے ہیں۔ اسلوب کے یہ مختلف رنگِ محض اتفاقی نہیں بلکہ نماز کے مختلف پبلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے ہیں۔ آئیے نماز کے بارے میں چند مختصر آیات کا ذرا گہری نظر کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ نماز کا مقام و دین کے پورے نظام میں کیا ہے؟

1۔ نمازیں کی عملی بنیاد ہے۔

سورہ ظالم میں ارشادِ اگر ایسی ہے:

«فَاغْنِذْنِي لِوَلَقِ الصَّلَاةِ لَيْلَةِ الْرَّبِّيِّ ۝»

”میری عبادت کیا کرو اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔“

یعنی اگر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے تو نماز پڑھنی چاہیے۔

تو وحدی اور سالت کی شبادت کے بعد نماز، روزہ، رکوٰۃ اور حججِ اسلام کے چار اركان ہیں اور ان چار میں کہ یہ تمام فوتبیں مجھے اللہ سبحان و تعالیٰ نے عطا فرمائیں ہیں۔

لہذا مجھے شکرِ مجھی اسی کا ادا کرنا چاہیے۔ جیسا کہ سورۃ القران آیت نمبر 12 میں ارشادِ اگر ایسی ہے: (وَلَقَدْ نَذَرْتَ لِلْعَمَنِ الْحَجَّةَ أَنِ اشْكُرْنَيْوَطْ) ”اور یقیناً ہم نے ہی نماز کو حکمت عطا کی تھی تاکہ وہ شکر نماز اور روزہ میں سے بھی نماز کو خاص اہمیت حاصل ہے ادا کرے اللہ تعالیٰ کا۔“

انسان اللہ تعالیٰ کا شکرِ مجھی اسی وقت ادا کر سکتا ہے

جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لے۔ اس کا نتیجہ یہ جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں نماز قائم کرنے کا حکم تقریباً میسر ہو گا۔ تو انسان اپنے نفس سے مغلوب ہو گا، نہ جذبات کی رو میں بہہ کر انہم حماہ جو جائے گا اور نہ ای خلاف ماحول سے متاثر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ایک نتیجہ یہ بھی برآمد ہو گا کہ اس کا تعلق مع اللہ گہرا ہوتا چلا جائے گا۔ مثبت کرنے کے لیے جماعت میں پہلی صفت میں کھڑا ہوتا پڑتا تھا۔ مگر افسوس سے نمازی ہیں اور نمازی جسیں غلطی معاشرے میں اکثر لوگ بنے نمازی ہیں اور نمازی جسیں غلطی اہمیت کی حامل عبادت سے محروم ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دیدہ و دانت جان بوجہ کر فرض نماز چوڑو دی تو وہ ہماری ملت سے خارج ہو گیا۔ (رواہ الطبری اتی)

جلیل القدر تابعی عبد اللہ بن شیعیںؑ نے صحابہ کرام علیہم السلام کے بارے میں فرمایا ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریض کرنے کو نہیں سمجھتے تھے۔“ ان احادیث کی بنیاد پر امام احمد بن حنبل اور بعض دوسرے اکابر رحمۃ الرحمٰن کا موقوفت ہے کہ نماز چوڑو دینے سے آدمی کا فرق اور مرد ہو جاتا ہے اور اسلام سے رکھ کر جائز ہے اس کا کوئی تعليق نہیں کیا جاتا تھا کہ اگر وہ اسی حال میں مر جائے تو اس کی اسی نماز جازاً بھی نہیں پڑھی جائے گی۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں وفات کی بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دوسرے ائمہ کی رائے یہ ہے کہ نماز کا موقوفت نہیں اور بعض دوسرے ائمہ کی رائے یہ ہے کہ نماز اگرچہ اسلام کے منافی ایک عمل ہے۔ لیکن اگر کسی بدجنت نے صرف غفلت سے نماز چوڑو دی تو اگرچہ وہ آخرت میں خت سے خست سزا کا سخت جے مگر اس پر کافر عاجزی طاری کر کے، مودب کھرے ہو جاتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد پیغمبر میم ہو جاتی ہے اور سرجحک جاتا ہے پھر ہاتھ،

الله تعالیٰ نے انسان کو جو بے حد و حساب نعمتوں

الله تعالیٰ کی یاد ہی دین کا اصل جوہر ہے۔ لہذا اس کا مطلب ہوا کہ نمازوں کی اصل بنیاد ہے۔

2- نماز ایمان کا پہلا لازمی مظہر ہے اور اس کی صداقت کا سب سے بینایی ضروری ثبوت ہے۔

قرآن مجید کے پہلے صفحہ پر ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں:

«الَّمَّا ذِلِّكُ الْكِتَابُ لَا رَبَّ لَهُ وَهُدًى لِلنَّمِيقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقْرِبُونَ الصَّلَاةَ وَهَارَزَ قُنْثَمَهُ يُنْفِقُونَ» (الف-لام، ۳-۴) (سورۃ البقرۃ)

”الف-لام“ میں، یہ وہی کتاب ہے اس میں کوئی شپشیں۔

یہ ان لوگوں کے لیے بدایت (بی کرائی) ہے جو غیر پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

ای بات کی منفی پہلو سے بھی اچھی طرح پرده کشانی کر دی گئی ہے:

«هَا سَلَكَكُمْ فِي سَفَرٍ ۝ قَالُوا لَهُ تَكُونْ مِنَ الْمُصْلِيْنَ» (المردث) (سورۃ المردث) (فرشتہ اہل دوزخ سے پوچھیں گے) تمہیں دوزخ میں کیا پیچ لے آئی، وہ جو اب دیں گے تم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔“

ظاہر ہے کہ کفار کا وہ بینایی جرم جوانیں دوزخ کا ایدھن بنوئے گا، وہ ان کا کفر جوگا۔ مگر جواب وہ یہ دیں گے کہ: ”ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے“ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان اور اقامت صلواۃ لازم و ملزم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

3- نماز کی محافظت ہی پر پوری شریعت کی محافظت محصر ہے:

سورة المؤمنون کے آغاز میں فرمایا گیا:

«قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ هُمْ خَشِعُونَ» (الصلوۃ) ”کام بکال لے گئے اہل ایمان۔“

وہ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے اور تاثیر کے حوالے سے مطالعہ کریں تو تمام پیلوؤں کا اندازہ کرتے کرتے آپ کا ذہن تھک جائے گا۔

نماز کا معیار مطلوب:

نماز کو قائم کرنا اور شے ہے جب کہ نماز کا پڑھنا اور چیز نماز کی اقامت کا قرآن وہ مت کی رو سے ایک خاص مقیوم ہے۔ کچھ ظاہری اور بالغی شرطیں ہیں جن کا پورا ہونا نماز کے ”قائم“ ہونے کے لیے ضروری ہے۔ جب تک یہ تمام شرط ان پوری شہ جو جائیں اور ان میں سے ہر ایک کی پابندی نہ کری جائے، یہ گریبیں کہا جا سکتا کہ نماز کا ”قائم“ عمل میں آگیا۔ ہاں اسے نماز کا پڑھنا چاہا ضرور کہہ سکتے ہیں۔ ایک فرض تھا جو ہم نے سرے اتار دیا لیکن اس

4- نماز سے اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے:

«قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِنُنَا بِاللَّهِ وَاضْرِبُوا عَوْنَاحَ» (الاعراف: ۱۲۸) ”موسى نے

بینی قوم (اہل ایمان) سے کہا کہ اب تم لوگ اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو۔“

»وَاسْتَعِنُنَا بِاللَّهِ وَالضَّلُّوْطَةَ^(۴۵)« (البقرۃ: ۴۵)

”اور مدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے۔“

غور کریں کہ دنوبوں آیات میں ایک بات کی گئی ہے۔ اور مقصد کبھی ایک ہی ہے۔ مگر پہلی آیت میں صبر کے ساتھ ”الله“ کا لفظ آیا ہے اور دوسری آیت میں صلوٰۃ کا۔

معلوم ہوا کہ نماز اور قرب الہی ایک ہی شے کے دو نام ہیں اور نماز ہی قرب الہی حاصل کرنے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

5- نمازی سے راویت کی مشکلات کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے درج بالا آیات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ دین کو

قائم کرنے کی جدوجہد میں ان مصائب و آلام کا مقابلہ، جن سے مومنوں کا دوچار ہوتا لازمی ہے، صرف صبر اور نماز ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

ہمکوں پر استقامت کا دارود اسی نمازی پر ہے۔

یعنی صبر کرنے کی طاقت ہی نمازی سے حاصل ہوتی ہے۔

6- شہادت حق کی ادائیگی نمازی میں موقوف ہے۔

»لَيْلَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدًا عَلَى النَّاسِ ۝ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوَا الرِّزْكَوْةَ وَاغْتَصِمُوا بِاللَّهِ^(۷۸)« (سورۃ الحج: ۷۸) ”تَكَرُّ پیغمبر پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔“ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے ساتھ چھت جاؤ۔“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دین حق کی وہ

شہادت جس کے لیے امت مسلم برپائی گئی ہے، اسی وقت انجام پائی جائے ہے جب کہ نماز اور زکوٰۃ کی محیک محیک ادا فی ہوتی رہے۔ نماز کی اہمیت کے صرف چند پہلو آپ کے سامنے پیش کیے گئے ہیں ورنہ اگر آپ پورے قرآن مجید اور سارے ذخیرہ احادیث کا نمازی کی ضرورت، اہمیت، افادیت اور تاثیر کے حوالے سے مطالعہ کریں تو تمام پیلوؤں کا اندازہ کرتے کرتے آپ کا ذہن تھک جائے گا۔

نماز کا معیار مطلوب:

نماز کو قائم کرنا اور شے ہے جب کہ نماز کا پڑھنا اور

چیز نماز کی اقامت کا قرآن وہ مت کی رو سے ایک خاص

مقیوم ہے۔ کچھ ظاہری اور بالغی شرطیں ہیں جن کا پورا ہونا

نماز کے ”قائم“ ہونے کے لیے ضروری ہے۔ جب تک یہ تمام شرط ان پوری شہ جو جائیں اور ان میں سے ہر ایک کی

پابندی نہ کری جائے، یہ گریبیں کہا جا سکتا کہ نماز کا ”قائم“

عمل میں آگیا۔ ہاں اسے نماز کا پڑھنا چاہا ضرور کہہ سکتے ہیں۔ ایک فرض تھا جو ہم نے سرے اتار دیا لیکن اس

کے لیے بہت دلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نہیں ہو سکتے جو ”نماز“ کا حاصل ہیں۔ ان میں سے چند شرکا کا درج ذیل ہیں۔

1- وقت کی پابندی:

سورة النساء، میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

»فَإِذَا قَيْمَوُا الصَّلَاةَ إِذَا كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتْبًا مَوْقُوتًا^(۴۶)« (تو پھر نماز کو قائم کر و تمام آداب و شرکا کے ساتھ)۔ یقیناً نماز اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ۔“

آیات کاظم اور سیاق و سابق صاف بتارہا ہے کہ وقت کی پابندی نماز کی اقامت کے لیے شرط لازم ہے۔

2- جماعت کی پابندی:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بجماعت نماز پڑھنا کیلئے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیں درج زیادہ احتیاط رکھتا ہے۔“ (صحیح بخاری)

نماز صرف ایک فریض ہی نہیں بلکہ ایمان کی نشانی کا اور اسلام کا بیعا رہی ہے۔ اس کا قائم کرنا مسلمان ہونے کا

ثبوت اور ترک کر دینا دین سے لا پورا ہی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تعلقی کی علامت ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ نماز کی ادائیگی کوئی یہاں بندہ بست ہو کر ہر شخص اس فریضہ کو اعتمادی سب کے سامنے ادا کرے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی بدایت پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بجماعت کا نظام قائم فرمایا اور ہر مسلمان کے لیے، اگر سے کوئی باجماعت کا نظام قائم فرمایا تو اسے نماز ادا کرنا لازم ہے۔“

شروع نہ ہو جائے تو جماعت نماز نہیں دے سکتی اور

سورۃ النساء آیت نمبر 102 میں ارشاد ایمان ہے:

”اور (اے نبی!) جب آپ ان کے درمیان موجود ہوں اور (حالت جنگ میں) ائمہ نماز پڑھنے کا ہوں تو ان میں سے ایک گروہ کو کھڑے ہوں چاہیے آپ میں فرمایا ہے کہ ساتھ ہو تو وہ تمہارے اپنا سلسلہ لیے ہوئے ہوں۔ پھر جب وہ

سجدہ کر چکیں تو تمہارے پیچے ہو جائیں اور آئے دوسرا گروہ جنہوں نے ابھی نماز ائمہ پڑھنی اور وہ آپ کے ساتھ

نماز کو قائم کرنا اور شے ہے جب کہ نماز کا پڑھنا اور

چیز نماز کی اقامت کا قرآن وہ مت کی رو سے ایک خاص

مقیوم ہے۔ یہ کچھ ظاہری اور بالغی شرطیں ہیں جن کا پورا ہونا

نماز کے ”قائم“ ہونے کے لیے ضروری ہے۔ جب تک یہ تمام شرط ان پوری شہ جو جائیں اور ان میں سے ہر ایک کی

پابندی نہ کری جائے، یہ گریبیں کہا جا سکتا کہ نماز کا ”قائم“

عمل میں آگیا۔ ہاں اسے نماز کا پڑھنا چاہا ضرور کہہ سکتے ہیں۔ ایک فرض تھا جو ہم نے سرے اتار دیا لیکن اس

کے لیے بہت دلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اس ارشادِ الٰی سے معلوم ہوا کہ باجماعت نماز کا اہتمام کس قدر ضروری ہے؟ میدان جگہ میں بھی اگر یہ حکم ہے کہ مسلمان دو گردہ ہوں میں بت کر باری باری اپنی آدمی نمازِ امام کے پیچھے ہی ادا کریں تو پھر جماعت کی اہمیت کے لیے اس سے برا اور کیا ثبوت چاہیے۔

3- ارکان نماز کی تبدیل اور بدن کے اعضاء کا سکون اور جھکاؤ

نماز کی خواص کا حکم دینے ہوئے قرآن مجید کہتا ہے:

﴿خَفْطُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ الْوُسْطَىٰ ۚ وَقُوْمًا يَلْهُو فَقِيْتَنِ ۚ﴾ (ابقرۃ) "نگہداشت کرو اپنی نمازوں کی اور رجی کی نماز کی اور حکمرے رہو اللہ تعالیٰ کے حضور ادب و نیاز کے ساتھ۔"

نماز در اصل اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے قلب قول اور عمل سے ایک خاص طریقے پر ابتدائی نیاز مندی اور عائزی کا مظاہرہ ہے۔ قیام، تشدید میں بیختا اور رکوع و تجوہ کی روح یہی ہے۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں ان کو صحیح طریقہ پر ادا کرنے کی بہت تاکید آتی ہے۔

حضرت طلق بن علیؓؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا برابر نہیں کرتا۔ (مندرجہ)

4- خشوع:

برچیز کی ایک ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک باطنی حقیقت۔ نماز کی بھی ایک صورت ہے اور ایک حقیقت۔

قرآن اور حدیث کی زبان میں اس "حقیقت" کا نام "خشوع" ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور باطن کا جگہ جانا اور قلب کا بچھ جانا۔ سورہ المونون کی ابتدائی آیات میں جہاں ایک بار ادا و ادائی مون کی بڑی بڑی صفات بیان ہوئی ہیں۔ ان میں پہلی بنا دی صفت ہی خشوع والی نماز ہے۔ ارشادِ الٰی ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۖ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ هُمْ خَشِعُونَ ۚ﴾ (سرہ المونون) "مومن کا میاہ بہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

ای بات کو اس طرح بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ جس نماز میں خشوع نہ ہو وہ ایک بار ادا اور کامیاب میاہ کی نمازوں ہو سکتی۔

5- (تمہر قرآن) نماز میں آیاتِ قرآنی کا مطلب بصحت ہوئے اور غور و فکر کرتے ہوئے تلاوت کرنا:

نماز میں سب سے اہم چیز قرآن کی تلاوت ہے۔

ساتھی ہی کہ نماز کی روح خشوع ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرأتِ قرآن ہی وہ سب سے اہم فوٹ نہ ہو تو اس کے لیے دو راتیں لکھدی جاتی ہیں۔ ایک دوزخ کی آگ سے برآت اور دوسرا نفاق سے برآت" (جامع ترمذی)

مطلوب یہ کہ چالیس دن تک ایسی پابندی اور اہتمام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا کہ تکمیر اولیٰ بھی فوٹ نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول اور محظوظ عمل ہے کہ اس کے لیے فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کا دل نفاق سے پاک ہے اور ایسا جھٹی ہے کہ دوزخ کی آنچ سے وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔

عملی سوال:

نماز کے تعاقب تقریباً تمام ضروری ہا میں ہمارے سامنے آجیں۔ ہم کچھ چکے کہ نماز کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا معیار مطلوب کیا ہے؟ پھر ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ کوئی شخص نماز قائم کے بغیر اپنا فرض بندگی پورا نہیں کر سکتا حتیٰ کہ دنیا کے سب سے اعلیٰ انسان بھی اکرم ﷺ کے سامنے مستثنی نہیں تھے۔ اب اس واقعیت کے بعد ہمارے سامنے لازماً عمل کا سوال آتا ہے۔ اب یہ نظری واقعیت ہم سے مطلاب کرنی ہے کہ مہماں حکمرے ہیں؟ ہماری نمازوں کا کیا حال ہے۔ کیا وہ صرف پڑھتے جاتی ہیں یا واقعی قائم بھی کی جاتی ہیں؟ نہیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کے ظاہر میں کیا کسی کو تباہی ہیں اور بالآخر میں کون کسی خامیں؟ اور پھر جہاں جہاں جو جو کوتاہیاں اور جو جو خامیاں نظر آئیں۔ ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ نہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اطاعت حق اور اقامت دین کی جدوجہد کے حس کام کے لیے نبی اکرم ﷺ اور اصحاب نبی ﷺ کے لئے بھی صاف کے لیے بھی؟ پھر عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ اور دوسری صاف کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اور رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دعا کے رحمت کرتے ہیں بھلی صاف کے لیے، بعض صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نے؟ دوسری کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے دعا کے رحمت کرتے ہیں بھلی صاف کے لیے۔ پھر عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ نے؟ اور دوسری صاف کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور رحمت فرماتے ہیں۔ اسی بات کو دھرا دی۔ پچھلی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اور دوسری صاف کے لیے بھی؟

علموم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دعا رحمت کے خصوصی سماتی تو پہلی صاف والے ہی ہوتے ہیں۔ دوسری صاف والے اس سعادت میں بہت پیچھے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ جتنی الواقع پہلی ہی صاف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے کہ سمجھ میں اوقل وقت پہنچا جائے اور سمجھ میں آکر پیچھے بیٹھنے کے بجائے پہلی صاف ہی میں بیٹھا جائے۔ (مندرجہ)

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تھا دے جو روح کو گرم اور قلب کو تراپا دے نماز کا یہ پہلو آج ہماری نگاہوں سے اچھل ہے۔ کاش ہماری نماز بھی ایسی ہو جائے جو ہماری روح کو گرم دے اور ہمارے قلوب میں تراپ پیدا کر دے۔

رگوں میں وہ بہتی نہیں وہ دل وہ آرزو و باتی نہیں نماز و روزہ و حج سب باقی ہیں تو باقی نہیں



2- تکمیر اولیٰ کی اہمیت:

حضرت انسؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

صدر انجمن خدام ام القرآن ملستان کا دورہ تو نسہ شریف

11 جون بروز اتوار ملستان سے ڈاکٹر محمد طاہر خاکوئی ایک تیپ اسرہ کی دعوت پر تو نسہ شریف تشریف لے گئے۔ 8:30 بجے رضا گیری رہائش گاہ پر پہنچے۔ ملستان سے محدث حافظ (رقم الحروف) اور ناظم قرآن اکیڈمی ملستان کامران فاروق خان بھی ان کے ہمراہ تھے۔ تاشیت کے بعد جامع مسجد روگنگھ مسجد تشریف لے گئے۔ جہاں رفتاء و احباب کی شیر تعداد درس قرآن مجید کو سخن کیلئے منتظر تھے۔

10:00 بجے مخدوں کا شفیع کی تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ محترم ڈاکٹر طاہر خاکوئی نے ”بی اکرم سلی اللہ علیہ وسلم“ سے ہمارے تعلق کی بیانات میں ”کے موضوع پر پر مفرغ خطاب کیا۔ ہے سماں میں نے ہمہ تن گوش ہو گرنا۔“ محترم ڈاکٹر طاہر خاکوئی نے سو احمدینہ سماں میں کے دلوں کو محبت رسول اللہ ﷺ سے گرمایا۔ اہل علاقہ، وکاء، صحافی، سیاسی لوگ اور جماعت اسلامی کی قیادت، رفتاء و احباب کی کثیر تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس کا میاپ پروگرام کے انعقاد میں تو نسہ شریف کے رفتاء نے بہت بخشنخت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان رفتاء، کی کاؤشوں کو قبولیت سے نوازے اور ان کی اولادوں کو دین حق کا مرد جاہد بنائے۔ آمین ثم آمین! انہماز ظہر رضا مسجد گھر صاحب کے گھر پر ادا کی۔ 00:2 بجے ملستان کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس تحریک کی کوشش کو قبول فرمائے اور ہماری کوتا ہیوں سے درگز در فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

وقت فرست ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نور توحید کا تمام ابھی باقی ہے

(مرتب کردہ: شوکت حسین انصاری، محدث حافظ پنجاب جنوبی)

امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورہ ضلع مظفر گڑھ

امیر حلقہ پنجاب جنوبی محترم مرزا قمر ریس بیگ نے حافظ کے منفرد رفتاء سے رابطہ قائم کرنے کے لیے محترم خواجہ اشتیاق احمد صدیقی کو مددواری سونپی۔ چار ماہ کی ان تحکم کوششوں سے موصوف نے حافظ کے سب سے بڑے ضلع مظفر گڑھ کے منفرد رفتاء سے ملاقات کا اہتمام کیا۔ موصوف ہر ماہ 34 منفرد رفتاء اور 15 زیر دعوت احباب و رفتاء سے رابطہ میں رہتے ہیں۔ ضلع مظفر گڑھ میں سینئر فیض محترم جام عابد حسین اتفاق بیا عرصہ 10 سال سے اپنے آبائی ضلع میں قرآن مجید کی انتسابی دعوت کا درس دے رہے ہیں۔ الحمد للہ اب ان کی محنت کوشش رنگ لے آئی ہے۔ اس سال ما فروری میں ملستان میں ہونے والے مبتدی کورس میں بھی ضلع مظفر گڑھ کے منفرد رفتاء نے شرکت کی۔

14 جون بروز بدھ امیر حلقہ، خواجہ اشتیاق احمد صدیقی اور رقم الحروف رفتاء سے ملاقات کی غرض سے صبح 6:30 بجے ملستان سے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے خواجہ و مسٹر احمد جو پہنچ روز قبل حافظ کراچی و ملی سے ہمارے حلقہ میں شافت ہوئے، ان کے گھر خان گڑھ میں ملاقات ہوئی۔ موصوف محترم جام عابد حسین کے درس قرآن میں شرکت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقے کے زیر دعوت احباب کے لیے فہم دین پروگرام کام مطالباً بھی امیر حلقہ کے سامنے رکھا۔ ان شا، اللہ عیید الائچی کے بعد ان کے باس ایک فہم دین پروگرام

کا انتظام کیا جائے گا۔ وہاں سے اذہ پر مٹ کے لیے رخصت ہوئے۔

اذہ پر مٹ میں رفیق تنظیم محترم عبد الرحمٰن شاہد سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات ہوئی۔ موصوف نے مبتدی کو رس بھی کر لیا ہے۔ اور تنظیم میں شمولیت سے قبل دو مرتبہ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا بیان القرآن مطالعہ رکھے تھے۔ موصوف باقاعدگی سے ماہنامہ اتفاق بھی کرتے ہیں۔ وہاں سے جتوئی شہر کے لیے روانہ ہوئے۔

جتوئی شہر میں محترم خاور اقبال سے ملاقات کی۔ موصوف شہر جتوئی کی مشہور سیاسی نیمی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی امتنیت پر بانی محترم کا مکمل دورہ قرآن اور

بہت سے خطابات سن رکھے ہیں۔ امیر حافظ نے ان سے بھی تظییں حوالے سے بات چیت کی اور جماعتی زندگی کی اہمیت و تقاضوں کو سامنے رکھا۔ موصوف ملستان کے ایک بزرگ پیر غفرنگ خاطب کیا۔ ہے سماں میں نے ہمہ تن گوش ہو گرنا۔ محترم ڈاکٹر طاہر خاکوئی نے سو احمدینہ سماں میں کے دلوں کو محبت رسول اللہ ﷺ سے گرمایا۔ اہل علاقہ، وکاء، صحافی، سیاسی لوگ اور جماعت اسلامی کی قیادت، رفتاء و احباب کی کثیر تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس کا میاپ پروگرام کے انعقاد میں تو نسہ شریف کے رفتاء نے بہت بخشنخت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان رفتاء، کی کاؤشوں کو قبولیت سے نوازے اور ان کی اولادوں کو دین حق کا مرد جاہد بنائے۔ آمین ثم آمین! انہماز ظہر رضا مسجد گھر صاحب کے گھر پر ادا کی۔ 00:2 بجے ملستان کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس تحریک کی کوشش کو قبول فرمائے اور ہماری کوتا ہیوں سے درگز در فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

وقت فرست ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نور توحید کا تمام ابھی باقی ہے

(مرتب کردہ: شوکت حسین انصاری، محدث حافظ پنجاب جنوبی)

إِنَّا لَنَوْلَتُ إِلَيْهِ لِيُعْنَى دُعَائِي مُغْفِرَت

☆ حافظ ملائکہ، مقامی تنظیم دیر کے بزرگ ملتزم رفیق محمد خان وفات پا گئے۔

☆ حافظ گوجرانوالہ، گجرات کے رفیق اوسیں ملی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0312-7826261:

☆ حافظ ساہیوال ڈویشن کے ناظم بیت المال محترم جام عابد حسین کے والد وفات پا گئے۔

☆ حافظ پنجاب پٹھوپارہ، بیرون پور کے تیپ اسرہ عظیم حسین شاہ کی اہلی وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0343-1189766:

☆ حافظ کراچی شامی، ناظم انتظامی امور قرآن اکیڈمی یا میں آباد محترم سعید عبد القیوم کی اہلی وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0346-2331607:

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پیس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی احتیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِلْهُمْ وَ ازْخَفِلْهُمْ وَ اذْخَلْهُمْ

فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسِنَتِكَ حَسَابًا يَسِيرًا

"خطیف اللہ خان با کوس محلہ خان آباد قصبہ بیسوڑ پلخ دیر بالا"
(حقیقہ مالکین) میں
16 جولائی 2023ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز نمازِ ظہر)

مفتی اسلام کی تحریکیں کیوں

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوث: ملتزم ترمیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر بارہ میں مذاکرہ ہو گا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لاگیں:-

☆ اسلام کا انتسابی منشور ☆ جہادی فسیل اللہ

زیادہ سے زیاد رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

21 جولائی 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوث: درج ذیل موضوعات پر بارہ میں مذاکرہ ہو گا۔ مداران سے گزارش بے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لاگیں۔

☆ اسلام کا انتسابی منشور (معاشی سطح پر)

☆ نجات کی راہ، سورۃ الحصیر کی روشنی میں

زیادہ سے زیادہ مداران پر گرام میں شریک ہوں۔

مومکی متناسب سے بستر ہمراہ لاگیں

برائے رابطہ: 0307-8535574

العلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042) 35473375-78

والدین متوجہ طلب!

پچھوں والدین صبح کے وقت نید میں خلل کے باعث اپنی اولاد پر حکم کھا کر انہیں شمار نہ ہو گرے کے لیے بیدار نہیں کرتے، انہیں چاہیے کہ جہنم کی آگ سے بچانے میں دنیا کی کمالیف کو بروڈا شکریں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم و حجہ لاگیں۔ والدین اپنی اولاد کو نماز کے لیے بیدار کرنے نماز پڑھنے پر ان کی حوصلہ افزائی کرنے اور نمازوں کے لیے محبوب شے بنانے میں اپناوار ادا کریں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن آپ اپنی اپنی مداری سے بری الذمہ ہوں گیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد رکھئے: "جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اندھیلی کی مداری (امان) میں ہے۔" (رواه سلم)

غور کیجئے! اگر آپ کا چچا نماز نہ ہوا کرتا ہے تو گویا وہ پورا دن اللہ کی خلافت میں ہے۔ اب تھی رق طراز ہیں: "جب" کے ماتحت پچھے، غلام یا شیرم ہوں اور وہ انہیں نماز کا حکم نہ دیں، تو ان کے نماز نہ پڑھنے کی سزا، بڑوں کو دی جائے گی، اور بڑوں کی تحریر کی جائے گی، اس لیے کہ گھر کے بڑوں نے انہیں نماز کا حکم نہ دے کر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہیں۔"



Ref: An excerpt from the English translation of the Book by Dr Israr Ahmad (R.A.I); "The Qur'an and World Peace" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

پریس ریلیز 23 جون 2023ء

مسلمان طلبہ کو ہوئی کھیلے پر مجبور کرنا اسلام اور پاکستان سے غداری ہے

اعجاز لطیف

مسلمان طلبہ کو ہوئی کھیلے پر مجبور کرنا اسلام اور پاکستان سے غداری ہے۔ یہ بات تضمیم اسلامی کے قائم مقام امیر اعجاز لطیف نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ایک نہایت منظم اور سوچے کچھے مخصوصے کے تحت گر شد کچھ عرصہ کے دوران ملک بھر کی جامعات میں تسلسل کے ساتھ ایسی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے جن میں غیر مسلموں کے شعائر کو مسلمان طلبہ پر مسلط کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ تم اتفاقوں کی مکمل مذہبی ازادی کے حق میں میں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کو غیر اسلامی سرگرمیوں میں زبردستی شامل کیا جائے۔ چند روز قبل قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ہندوؤں کے تہوار "ہوئی" کا انعقاد جس میں سرعام رقص و سرود اور انتہائی قابل اعتراض افعال کا حکم خلا ارتکاب کیا گیا، درحقیقت اسلام سے کلی بغاوت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی سرگرمیاں نہ صرف نوجوانوں کے اسلامی شخص، نظریات اور افکار کے لیے انتہائی مہلک ہیں بلکہ قرآن و سنت جو ملک کا پریم لاء ہے اور آئین کی پاکستان کی روح ہے اس سے متصادم ہیں۔ بھر یہ کہ لکھی قوانین اور نظریہ پاکستان کی بھی حکم خلا خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی ایجکیشن کیشن کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفیکیشن جس میں ملک بھر کی جامعات کو ایسی سرگرمیوں کے انعقاد سے گیر کرنا کہا گیا اس پر پہنچ کر قومی اسلامی اور دنیاگی اور بربرائے ماحولیات کا در عمل خلاف اسلام ہے جو انتہائی شرمناک بات ہے۔ مملکت خداداد پاکستان کے ایوان زیریں کے محافظ کو درحقیقت ملک کی نظریاتی اور آئینی اساس کا بھی محافظت ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس شرمناک واقعہ کی مکمل اور شفاف تحقیقات کروائی جائیں اور اسی یہودو سرگرمیوں کے پشت پناہوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ حکومت اور ہائی ایجکیشن کیشن اس بات کو تیقین بنا لیں کہ پاکستان کی جامعات کو غیر مسلموں کے مذہبی شعائر اور رسومات کے پر چار کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 31 کے تحت یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانان پاکستان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے لیے تمام سہوتیں بہم پہنچائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تضمیم اسلامی، پاکستان)

The Qur'an and Race Relations

Obviously, Qur'anic teachings can give lead to the rest of the world on the question of race relations. Islam has the best record of racial tolerance. Its mosque and pilgrimage gatherings have known no racial discrimination. The message of Islam has completely rejected racial prejudice or superiority of one race over the other. Even the western non-Muslim scholars admit this, the historian Arnold Toynbee among them. He writes:

"The extinction of race consciousness as between Muslims is one of the outstanding moral achievements of Islam, and in the contemporary world there is, as it happens, a crying need for the propagation of this Islamic virtue. The forces of racial toleration, which at present seem to be fighting a losing battle in a spiritual struggle of immense importance to mankind, might still regain the upper hand if any strong influence militating against racial consciousness were now to be thrown into the scales. It is conceivable that the spirit of Islam might be the timely reinforcement which would decide this issue in favor of tolerance and peace."

(A. J. Toynbee, *Civilization on Trial*, Oxford University Press, 1948, pp. 205-6)

The disregard of color and race in the Muslim world is expressed by Malcolm X in a moving account of his experiences in Makkah. He wrote:

"For the past week, I have been utterly speechless and spellbound by the graciousness I see displayed at around me by people of all colors.... You may be shocked by these words coming from me. But on this pilgrimage, what I have seen and experienced, has forced me to rearrange much of my thought patterns previously held, and to toss aside some of my previous conclusions.... Perhaps if White Americans could accept in reality the Oneness of mankind - and cease to measure and hinder and harm others in

terms of their "differences" in color, Each hour here in the Holy Land enables me to have greater spiritual insight into what is happening in America between black and white."

(*The Autobiography of Malcolm X* by Malcolm X)

It is most unfortunate that, to the total neglect of such magnificent teachings of universal brotherhood, Muslims themselves are taking to various secular slogans for uniting cross-sections of the world population on the basis of racial and national loyalties. It is height of insanity that people who produced the finest examples of human equality and brotherhood in their past on the basis of their faith alone are now adopting racial and ethnic nationalism as a panacea for their social and political ills. To give an historical example, Omar Ibn Al-Khattab (*RAA*) who belonged to the respectable Arab tribe of Quraish and was the head of the then largest Muslim State of his time, used to address Bilal (*RAA*) — a black Muslim and a former slave of humble means — as *Sayyidina* (our master).

The upshot of my discussion is that the truth which is essential for the happiness and peace (of both individual as well as social at the widest level) is all there and complete in the Qur'an and the Sunnah (i.e., the tradition and practice of the Prophet *SAAW*). Whoever amongst Muslims studies the Holy Qur'an and the life of Prophet of Islam (*SAAW*) in earnest must face the question: "Are you ready to follow the heights that Allah (*SWT*) shows you and be a witness to this unto the world?" I believe that the need of the hour is to explain and spread the teachings and wisdom of the Holy Qur'an, first among the Muslims themselves and then among the entire humankind. This can be achieved only through sincere and tireless efforts of those young men who decide to dedicate their lives for learning and teaching the Book of Allah (*SWT*).

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)

**MULTICAL-1000 CONTAINS****XTRA CALCIUM**Takes you away from
Malaise & Fatigue

Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low
calories sweetener.



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-782

With
**Health
Devotion**